اہل سنت کا نشان
ماہنامہ بقیع کراچی
JANUARY 2025
مفت سلسلہ اشاعت نمبر 379
Regd. # MC-1177

حافظِ مشرق مُحدِّث و مفکر امام ابو بکر احمد بن علی خطیب بغدادی علیہ الرحمہ کی کتاب

# اِقْتِضَاءُ الْعِلْمِ الْعَمَلَ

کا پہلی بار ترجمہ بنام

# علم کا پھل عمل

مُصنّف

حافظِ مشرق محدث و مفسر امام ابو بکر احمد بن علی خطیب بغدادی

(المتوفی 463ھ)

مُترجم

علامہ محمد الیاس رضا مدظلہ العالی

(مدرس شعبہ درس نظامی دار العلوم میمن نیو میمن مسجد، بولٹن مارکیٹ کراچی)

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان
نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰
Ph : 021-32439799 Website : www.ishaateislam.net

حافظِ مشرق مُحدِّث و مفکر امام ابو بکر احمد بن علی خطیب بغدادی علیہ الرحمہ کی کتاب

# اِقتضَاءُ العِلمِ العَمَل

کا پہلی بار ترجمہ بنام

# علم کا پھل عمل


مُصنّف

حافظِ مشرق مُحدِّث و مُفسّر امام ابو بکر احمد بن علی خطیب بغدادی

(المتوفی 463ھ)

مُترجم

علاّمہ محمد الیاس رضا مدظلہ العالی

(مدرس شعبہ درس نظامی دار العلوم میمن، نیو میمن مسجد، بولٹن مارکیٹ، کراچی)



ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں


| | | |
|---|---|---|
| نام کتاب | : | اقتضاء العلم العمل |
| | | علم کا پھل عمل |
| مُصنّف | : | امام ابو بکر احمد بن علی خطیب بغدادی (المتوفی ۴۶۳ھ) |
| مُترجم | : | علّامہ محمد الیاس رضا مد ظلہ العالی |
| | | (مدرس شعبہ درس نظامی، دار العلوم میمن، بولٹن مارکیٹ، کراچی) |
| سن اشاعت | : | رجب المرجب ۱۴۴۷ھ / جنوری 2026ء |
| ناشر | : | جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان) |
| | | نور مسجد، کاغذی بازار میٹھادر، کراچی |
| | | فون: 021-32439799 |


| | | |
|---|---|---|
| خوشخبری | : | یہ رسالہ www.ishaateislam.org پر موجود ہے۔ |

# فہرست



| نمبر شمار | عنوان | صفحہ |
|---|---|---|
| 1 | پیش لفظ | 5 |
| 2 | مقدمہ | 7 |
| 3 | علم پر عمل کے حوالے سے احادیثِ مبارکہ | 9 |
| 4 | علم پر عمل کے حوالے سے صحابہ کرام کے آثار | 12 |
| 5 | باب نمبر 1 | 30 |
| 6 | باب نمبر 2 | 43 |
| 7 | باب نمبر 3 | 46 |
| 8 | باب نمبر 4 | 49 |
| 9 | باب نمبر 5 | 52 |
| 10 | باب نمبر 6 | 54 |
| 11 | باب نمبر 7 | 65 |
| 12 | باب نمبر 8 | 69 |
| 13 | باب نمبر 9 | 71 |
| 14 | باب نمبر 10 | 73 |
| 15 | باب نمبر 11 | 84 |
| 16 | مصادر و مراجع | 87 |

# پیشِ لفظ

نَحمدہ ونُصلّی ونسلّم علی رسولِہ الکریم

تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے انسان کو علم و عقل کی دولت سے نوازا، اور درود و سلام ہوں اس مُعلِم انسانیت پر جس نے علم کو عمل کے لیے زینہ بنایا اور فرمایا: "اللہ تعالیٰ اس شخص کی حالت اچھی رکھے جو میری بات سنے، اسے یاد رکھے اور پھر اسے دوسروں تک پہنچائے۔" (سنن الترمذی)

زیرِ نظر کتاب عظیم مُحدِّث مُفسِّر امام ابو بکر احمد بن علی خطیب بغدادی متوفی ۴۶۳ھ کی تحریر ہے جو ایک ایسے موضوع کی گہرائی میں اُترنے کی ایک بہترین کوشش ہے جس کی اہمیت سے ہر صاحبِ دانش واقف ہے، مگر جس کے عملی تقاضوں سے ہم کبھی کبھار چشم پوشی کر جاتے ہیں "علم اور عمل کا باہم رشتہ"۔

اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت "علم" بھی ہے، جس کی قدر ہم تب ہی کر سکتے ہیں جب اسے عمل کی صورت میں ڈھال دیں۔ آج ہمارے پاس علم کا ایک سمندر موجود ہے۔ لیکن ایک بنیادی سوال جو ہمارے سامنے ہمیشہ موجود رہتا ہے، وہ یہ ہے کہ: کیا ہمارا حاصل کردہ علم ہمارے کردار، عادات اور معاشرے میں کوئی واضح اور مثبت تبدیلی لا رہا ہے؟ کیا ہم علم کو صرف جمع کرنے اور دکھانے کی چیز سمجھتے ہیں، یا پھر اسے اپنے اندر اور اپنے ارد گرد انقلاب برپا کرنے کا ذریعہ؟

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: "قیامت کے دن آدمی سے اُس کے علم کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ اس نے اپنے علم پر کتنا عمل کیا۔" (سنن الترمذی، برقم ۲۴۱۷)

علم پر جب عمل نہ کیا جائے تو وہ محض بوجھ بن کر رہ جاتا ہے، جبکہ بغیر علم کے محض عمل کرتے رہنے والا بعض اوقات گمراہی کا راستہ اختیار کر لیتا ہے۔ لہٰذا علم وہی مفید ہے جو عمل سے آراستہ ہو۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان عبرت نشان ہے۔ "جب عالم علم حاصل کرتا ہے اور اُس پر عمل نہیں کرتا وہ اُس چراغ کی طرح ہے جو لوگوں کیلئے روشنی کرتا ہے اور اپنے آپ کو جلاتا ہے۔ (جامع الاحادیث، برقم ۲۳۶۹، ۳/۳۶۹)

علم تین قسم کا ہے: علمِ نافع، علمِ قاصر، اور علمِ ضار۔ علمِ نافع وہ ہے جس پر خود عمل

کیا جائے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دی جائے۔ علمِ قاصر وہ ہے جس پر خود تو عمل کیا جائے مگر دوسروں تک نہ پہنچایا جائے۔ اور علمِ ضار وہ ہے جس کی دعوت تو دی جائے مگر خود اس پر عمل نہ کیا جائے۔

لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم حصولِ علم کے ساتھ ساتھ اس پر عمل کرنے اور اسے دوسروں تک پہنچانے کی ذمہ داری کو بھی محسوس کریں۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”علم حاصل کرو، اُس پر عمل کرو اور اُسے دوسروں کو سکھاؤ، اسے نااہل تک نہ پہنچاؤ اور جو اہل ہوں اس سے اس علم کو نہ روکو“۔ (الموسوعة الحديثية، برقم ٢١٥٢،٦/١٩)

یہ حدیث ہمیں بتاتی ہے کہ علم کا حصول ضروری ہے، بشرطیکہ اس کا مقصد عمل ہو اور دوسروں تک پہنچانے کی نیت بھی ہو۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نبی ﷺ کے اس فرمان پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے: "اللہ تعالیٰ جس کے لیے خیر وبھلائی چاہتا ہے اُسے دین کی سمجھ عطا کرتا ہے۔

عالمِ نبیل، فاضلِ جلیل حضرت علامہ محمد الیاس رضا صاحب مدظلّہ العالی نے حضرت خطیب بغدادی علیہ الرحمہ کی مذکورہ تصنیف کا پہلی مرتبہ اُردو زُبان میں ترجمہ کرکے عوامِ اہلِ سُنّت کیلئے ایک عظیم کارنامہ سرانجام دیا ہے تاکہ برِّصغیر پاک وہند کے عوام بھی اس تصنیف سے استفادہ کرسکیں۔ اللہ تعالیٰ موصوف کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور ان سمیت ہم سب کو دونوں جہانوں کی بھلائیاں عطا فرمائے۔ آمین ثمّ آمین یاربَّ العٰلمین بجاہِ سیّد الانبیاءِ والمرسلین ﷺ۔

اورادارہ جمعیّت اشاعت اہلسنّت (پاکستان) کراچی اپنے سلسلہ اشاعت 379 پر شائع کرنے کا اہتمام کررہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اراکین اور جملہ معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اسے عوام وخواص کے لئے نافع بنائے۔

فقط: محمد آصف عطاری نعیمی

دارالإفتاء جامعۃ النُّور

جمعیّت اشاعت اہلِ سنّت (پاکستان) کراچی

## مقدمہ

ہم اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اُس نے ہمیں (حق کی) تلقین فرمائی، ہم اُس سے اپنے علم پر عمل کرنے کی توفیق مانگتے ہیں، کیونکہ بھلائی صرف اسی کی توفیق اور مدد سے حاصل ہوتی ہے۔ اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے تو اس کے مخلوق میں سے کوئی بھی اُس کی رہنمائی کرنے والا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد ﷺ پر درود نازل فرمائے، جو اولین و آخرین کے سردار ہیں، اور آپ ﷺ کے ان کے بھائیوں پر درود نازل فرمائے جو نبی اور رسول ہیں، اور قیامت تک اُن پر بھی جو اُس نور کے پیروکار بنے جو آپ ﷺ کے ساتھ نازل کیا گیا۔

پھر اے طالب علم! میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ علم کی طلب میں نیت کو خالص رکھو اور اپنے نفس کو اس کے مطابق عمل کرنے کے لیے مشقت دو۔ کیونکہ علم درخت ہے اور عمل اس کا پھل ہے، اور اس شخص کو عالم شمار نہیں کیا جاتا جو اپنے علم پر عمل نہ کرے۔ ایک قول ہے علم والد ہے اور عمل اس کی اولاد۔ علم عمل کے ساتھ ہے، اور روایت درایت کے ساتھ ہے۔([1]) جب تک علم میں کمی محسوس ہو، عمل میں بھی اُنسیت محسوس نہ کرو۔ اور جب تک عمل میں کوتاہی ہو تو علم سے مانوس مت ہو، بلکہ دونوں کو جمع کرو، چاہے ان دونوں میں تمہارا حصہ کم ہی کیوں نہ ہو۔

اُس عالم سے زیادہ کمزور کوئی نہیں ہے جس کے علم کو لوگوں نے اس کے بُرے طریقے کی وجہ سے چھوڑ دیا ہو، اور اس جاہل سے زیادہ کمزور کوئی نہیں ہے جس کی

---

1: یعنی یہ دونوں جدا نہیں ہو سکتے علم اور عمل ہے تو بیڑا پار ہے یونہی روایت کے ساتھ درایت ہے تو حدیث کی صحیح طرح سمجھ حاصل ہو گی ان میں سے کسی کو دوسرے سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔

عبادت کو دیکھ کر لوگ اس کے جہل کو اختیار کر لیں۔

اور اس (علم وعمل) میں سے تھوڑا آخرت میں زیادہ نجات دینے والا ہے، جبکہ اللہ تعالیٰ فضل اور رحمت فرمائے اور اپنے بندے پر نعمت کو مکمل فرمائے۔ جہاں تک بات ہے اس (علم اور عمل میں) تاخیر کرنا، غفلت برتنا، سستی پسند کرنا، اپنے نفس کو بالکل آزاد چھوڑ دینا، آسودگی، آرام، اور آسائش اور راحت کی طرف میلان کو ترجیح دینا، ان سب عادات کا نتیجہ مذموم ہے، اور ان کا انجام ناگوار اور بدترین ہے۔ علم کا مقصد عمل ہے، جیسے عمل کا مقصد نجات ہے۔ جب عمل علم کے مطابق نہ ہو، تو علم عالم کے لیے بوجھ بن جاتا ہے۔ ہم ایسے علم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں جو بوجھ بن جائے، ذِلّت کو لیکر آئے، اور اپنے صاحب کے گلے میں طوق کی طرح ہو جائے۔

بعض حکَماء کہتے ہیں کہ علم عمل کا خادم ہے اور عمل علم کا مقصد ہے۔ اگر عمل نہ ہوتا تو علم کا طلبگار کوئی نہ ہوتا، اور اگر علم نہ ہوتا تو عمل کا طلبگار کوئی نہ ہوتا۔ میرے نزدیک حق کو نہ جان کر اس کو ترک کر دینا اس سے بہتر ہے کہ حق سے بے رغبتی برت کر اس کو ترک کیا جائے۔

سہل بن مزاحم کہتے ہیں: عالم کے لیے معاملہ اتنا تنگ ہے جیسے نُوے گرہیں باندھ دی گئی ہوں، جبکہ جاہل کو اس کی جہالت پر معذور نہیں سمجھا جائے گا، لیکن عالم کا عذاب زیادہ سخت ہو گا اگر وہ علم کو چھوڑ دے اور اس پر عمل نہ کرے۔

شیخ کہتے ہیں: گزرے ہوئے اسلاف نے اعلیٰ درجات صرف اور صرف اس اخلاصِ عقیدہ اور عمل صالح کے ذریعے حاصل کئے ہیں۔ اور اس زُھد کے ذریعے حاصل کی ہیں جسے وہ دنیا کے ہر دلکش چیز میں غالب رکھتے تھے۔ اور حکماء نے عظیم سعادت تک رسائی صرف اور صرف کوشش، کم میسر پر راضی ہونے، اور اپنی

ضرورت سے زائد کو مانگنے والے اور محروم لوگوں کو دینے کے ذریعے حاصل کی ہے، علم کی کتابیں جمع کرنے والا سونا اور چاندی جمع کرنے والے کی طرح ہی ہے، اور ان کتابوں کا شیدائی اور حریص اس حریص شخص کی طرح ہے جو سونا و چاندی پر حرص و لالچ رکھتا ہے، ان کتابوں کی محبت میں فریفتہ شخص سونا چاندی کے خزانہ اکٹھا کرنے والے شخص کی طرح ہے، جیسے مال خرچ کیے بغیر فائدہ مند نہیں ہوتا، اسی طرح عُلوم بھی فائدہ مند نہیں ہیں مگر اسی شخص کے لیے جو ان پر عمل کرے اور ان کے واجبات کی رعایت کرے۔ لہذا ہر شخص کو اپنی جانب متوجہ ہونا چاہیے اور اپنے وقت کو غنیمت جاننا چاہیے، کیونکہ (دنیا میں) قیام کم ہے اور (آخرت کی طرف) روانگی قریب ہے، راستہ خوفناک ہے، دھوکہ غالب ہے، خطرہ عظیم ہے، اور محاسب (اللہ تعالی) باخبر ہے، اور اللہ تعالیٰ گھات میں ہے، اور اُسی کی طرف لوٹنا اور واپسی ہے۔

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ، وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ([2])

توجو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے وہ اسے دیکھے گا۔ اور جو ایک ذرہ بھر برائی کرے وہ اسے دیکھے گا۔

## علم پر عمل کے حوالے سے احادیث مبارکہ

1. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو برزہ اَسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دن بندے کے قدم نہیں ہٹیں گے جب تک اس سے چار چیزوں کے بارے میں سوال نہ کیا جائے:

---

2: سورۃ زلزال آیت 08۔

- اس کی عمر کے بارے میں کہ اس نے اسے کس چیز میں گزارا۔؟
- اس کے علم کے بارے میں کہ اس پر کتنا عمل کیا۔؟
- اس کے مال کے بارے میں کہ اسے کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا۔؟
- اور اس کے جسم کے بارے میں کہ اسے کس کام میں بوسیدہ کیا۔؟([3])

2. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دن بندے کے قدم نہیں ہٹیں گے جب تک اس سے چار چیزوں کے بارے میں سوال نہ کیا جائے:

- اس کی عمر کے بارے میں کہ اسے کس چیز میں گزارا؟
- اس کے مال کے بارے میں کہ کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟
- اور اس کے علم کے بارے میں کہ اس پر کتنا عمل کیا۔؟([4])

3. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دن بندے کے قدم نہیں ہٹیں گے جب تک اس سے چار چیزوں کے بارے میں سوال نہ کیا جائے:

- اس کے جسم کے بارے میں کہ اسے کن کاموں میں بوسیدہ کیا؟
- اس کی عمر کے بارے میں کہ اسے کس چیز میں گزارا؟

---

3: سنن ترمذی، حدیث نمبر: 2417۔ سنن دارمی، حدیث نمبر: 537۔

4: اس سند میں چوتھی کا ذکر نہیں ہے اگلی روایت بھی حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے ہے اس سند میں اس کا ذکر ہے۔

- اس کے مال کے بارے میں کہ اسے کہاں سے کمایا اور کن چیزوں میں خرچ کیا؟
- اور اس کے علم کے بارے میں کہ اس پر کتنا عمل کیا؟

4. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ جہالت کے ثبوت کو کیا چیز ختم کر سکتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: علم اس نے عرض کیا: مجھ سے علم کی حُجّت کو کیا چیز دور کر سکتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عمل۔ (5)
5. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: "اے عویمر! قیامت کے دن تمہاری حالت کیا ہو گی جب تم سے پوچھا جائے گا: کیا تم نے علم حاصل کیا یا جاہل رہے؟ اگر تم کہو کہ علم حاصل کیا، تو تم سے پوچھا جائے گا: تم نے جو علم حاصل کیا اس پر عمل کیا؟ اور اگر کہو کہ جاہل رہا، تو تم سے پوچھا جائے گا: تمہارا کیا عُذر ہے اس بارے میں کہ تم جاہل رہے؟ تم نے علم حاصل کرنے کی کوشش کیوں نہیں کی؟ (6)
6. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "علم حاصل کرو، اس پر عمل کرو، اور اسے دوسروں کو سکھاؤ۔ اسے ایسے لوگوں تک نہ

---

5: الجامع لاخلاق الراوی ج1ص 89۔

6: بغیۃ الباحث ج2ص 1004، حدیث نمبر: 1124۔

پہنچاؤ جو اس کے اہل نہیں ہیں، اور جو اہل ہیں ان سے اس علم کو نہ روکو۔(7)

7. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم جو سیکھنا چاہو سیکھو، مگر اللہ تعالیٰ تمہیں کوئی فائدہ نہیں دے گا جب تک کہ تم اپنے علم پر عمل نہ کرو۔(8)

8. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم جو سیکھنا چاہو سیکھو، مگر اللہ تعالیٰ تمہیں اجر عطا نہیں فرمائے گا جب تک تم اس پر عمل نہ کرو۔(9)

## علم پر عمل کے حوالے سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے آثار

9. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "اے علم کے حاملین! اپنے علم پر عمل کرو، کیونکہ عالم وہی ہے جو عمل کرے۔ عنقریب کچھ لوگ ایسے آئیں گے جو علم کو اس

---

7: الموسوعة الحديثية (المسند المحيط المعلل) ج6 ص19، حديث نمبر: 2152۔

نوٹ: اس حدیث کے حوالہ تلاش بسیار کے بعد دوسری کتب میں نہیں ملا اور مذکورہ کتاب کے مصنف نے اس حدیث نقل کرنے کے بعد حوالہ امام خطیب بغدادی کی اسی کتاب (اقتضاء العلم العمل) کا حوالہ دیا ہے۔ نیز ابان بن جعفر کی وجہ سے اس حدیث کے موضوع ہونے کا حکم ہے۔

8: الكامل في ضعفاء الرجال ج2 ص189۔

9: حلية الاولياء ج1 ص236۔

لئے حاصل کریں گے کہ ایک دوسرے پر فخر کریں، یہاں تک کہ ایک آدمی اپنے ساتھی سے دوسرے کے ساتھ بیٹھنے پر ناراض ہو گا۔ ایسے لوگوں کے اعمال آسمان کی طرف نہیں اُٹھائے جائیں گے۔[10]

10. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرمایا: علم سیکھو، علم سیکھو جب علم سیکھ لو تو اس پر عمل کرو اور ابن منذر کی روایت میں "علم سیکھو" یہ ایک مرتبہ ذِکر ہے۔[11]

11. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ ابو عبیدہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: علم حاصل کرو، جو علم حاصل کرے اسے چاہئے کہ وہ اس پر عمل بھی کرے۔[12]

یہ الفاظ ابن مہدی کے ہیں، اور ابو سعید صیرفی نے اپنی سند میں تمیم بن سلمہ کا ذکر نہیں کیا، اور ابن حسنویہ نے بسندِ ابی عبیدہ عن عبد اللہ بن مسعود (ان الفاظ کے ساتھ) روایت کیا: اے لوگو! علم حاصل کرو، جو علم حاصل کرے اسے چاہئے کہ وہ اس پر عمل بھی کرے۔

12. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ علم جس پر عمل نہ کیا جائے اس کی مثال

---

10: سنن دارمی، حدیث نمبر: 394۔

11: سنن دارمی، حدیث نمبر: 378۔

12: مجمع الزوائد، ج1 ص 164، حدیث نمبر: 750۔

اس خزانے کی طرح ہے جس سے اللہ عزّوجلّ کی راہ میں خرچ نہ کیا جائے۔([13])

13. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ قاسم بن ہزان کہتے ہیں میں نے شیخ زہری کو کہتے ہوئے سنا: لوگوں کے ہاں اس شخص کے عمل پر اعتماد نہیں کیا جاتا جو علم نہیں رکھتا اور نہ ہی اس عالم کی بات کو پسند کیا جاتا ہے جو اپنے علم پر عمل نہیں کرتا۔([14])

14. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ قاسم بن ہزان کہتے ہیں کہ اس نے شیخ زہری کو کہتے ہوئے سنا: لوگ ایسے عالم کی بات کو پسند نہیں کرتے جو عمل نہیں کرتا اور نہ ہی اس شخص کے عمل کو پسند کرتے ہیں جو علم نہیں رکھتا۔([15])

15. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عمل اور ایمان یہ دونوں ساتھی ہیں ان میں سے ایک بھی اپنے ساتھی کے بغیر درست نہیں ہوتا۔([16])

---

13: مسند احمد، حدیث نمبر: 10476۔

14: شعب الایمان ج3 ص 323، حدیث نمبر: 1775۔

15: المدخل الی السنن الکبری ص 321، حدیث نمبر: 501۔

16: فیض القدیر ج3 ص 188، حدیث نمبر: 3104۔

یحیی بن صاعد کہتے ہیں کہ ابو یحیی محمد بن ابو عبد الرحمن نے کہا کہ میرے والد میرے ساتھ پچاس سال سے زیادہ آتے رہے یہاں تک انہوں اس حدیث کو حُکّام سے سنا۔

16. فرماتے ہیں کہ تم اس وقت تک عالم نہیں ہو سکتے جب تک تم متعلّم نہ بن جاؤ، اور تم متعلّم اس وقت تک نہیں بن سکتے جب تک تم اپنے علم پر عمل نہ کرو۔ ([17])

17. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ قاضی عمر بن عبد العزیز سے روایت ہے کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم اس وقت تک عالم نہیں ہو سکتے جب تک تم متعلّم نہ بن جاؤ اور تم علم کے ساتھ عالم اس وقت تک نہیں بن سکتے جب تک تم اس علم پر عمل کرنے والے نہ بن جاؤ۔ ([18])

18. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اے ابن آدم تم عمل اس طرح کرو گویا کہ تم اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو، اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرو، اور مظلوم کی بد دعا سے بچو۔ ([19])

19. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم

---

17: المدخل الی السنن الکبری ص 315، حدیث نمبر: 488۔

18: ایضاً۔

19: الزھد و الرقائق لابن المبارک ج1ص 542، حدیث نمبر: 1551۔

عمل کرو اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں محتاط رہو، اور جان لو کہ تمہیں تمہارے اعمال پر پیش کیا جائے گا اور تم اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنے والے ہو، اس سے بچنے کا کوئی چارہ نہیں ہے۔ تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے وہ اسے دیکھے گا۔ اور جو ایک ذرہ بھر برائی کرے وہ اسے دیکھے گا۔(سورۃ زلزال 08)([20])

20. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ محمد بن منذر کہتے ہیں میں نے سہل بن سعد کو فرماتے ہوئے سنا: سارا علم دنیا ہے اور اس علم میں سے آخرت (کا حصہ) اس علم پر عمل کرنا ہے۔([21])

21. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ عبد الکریم بن کامل بن روح کہتے ہیں میں نے سہل بن عبد اللہ تستری کو فرماتے ہوئے سنا: تمام لوگ نشے کی حالت میں ہیں سوائے عُلماء کے، اور تمام عُلماء حیران و پریشان ہیں سوائے ان عُلماء کے جو اپنے علم پر عمل کرتے ہیں۔([22])

22. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت سہل بن عبد اللہ نے فرمایا: دنیا جہالت اور بے جان چیز ہے سوائے علم کے، اور علم سارا مخلوق پر حجت ہے سوائے اس کے جس پر عمل کیا جائے، اور عمل سارا ناکارہ ہے سوائے اخلاص کے، اور اخلاص ایک بڑے خطرے پر ہے جب تک اس پر خاتمہ نہ ہو۔([23])

---

20: حلیۃ الاولیاء ج1 ص 264۔

21: قوت القلوب ج1 ص 271۔

22: الفوائد المنتقاۃ والغرائب الحسان ص 82، حدیث نمبر: 30۔

23: شعب الایمان ج9 ص 180، حدیث نمبر: 6454۔

23. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حسین بن بشر کہتے ہیں میں نے سہل بن عبد اللہ کو فرماتے ہوئے سنا: علم دنیا کی لذتوں میں سے ایک ہے اور جب اس پر عمل کیا جائے تو وہ آخرت کے لئے بن جاتا ہے۔([24])

24. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ شیخ ابو بکر رازی کہتے ہیں میں حضرت خواص کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ: کثرتِ روایت کا نام علم نہیں ہے، بلکہ عالم وہ ہے جو علم کی پیروی کرے اور اس پر عمل کرے، اور سنتوں کی اقتدا کرے، چاہے اس کے پاس علم تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔([25])

25. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ احمد بن ابو حواری کہتے ہیں کہ شیخ عباس بن احمد نے ہم سے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان "وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا" (جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ضرور ہم انہیں اپنے راستے دکھادیں گے) سے مراد یہ ہے کہ جو لوگ اپنے علم پر عمل کرتے ہیں تو جس کا علم ان کو نہیں ہے ہم ان کو اس کی طرف راہ دیکھادیں گے۔([26])

26. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ شیخ یوسف بن حسین کہتے ہیں: دنیا میں دو قسم کی سرکشیاں ہیں، ایک علم کی سرکشی،

---

24: تلاش بسیار کے بعد مجھے اس کا حوالہ نہیں ملا، یہ امام خطیب بغدادی کی سند سے اسی کتاب میں مذکور ہے۔

25: طبقات الاولیاء لابن ملقن، صفحہ 17۔

26: یہ روایت اسی کتاب میں ہی ہے، کہیں اس کا حوالہ مجھے نہیں ملا۔

دوسری مال کی سرکشی، وہ چیز جو تجھے علم کی سرکشی سے بچائے گی وہ عبادت ہے اور وہ چیز جو تجھے مال کی سرکشی سے بچائے گی وہ مال سے بے رغبتی اور کنارہ کشی ہے۔([27])

شیخ یوسف فرماتے ہیں: ادب سے تو علم کو سمجھے گا، علم کے ذریعے تیرے لئے عمل کرنا درست ہو جائے گا، عمل کے ذریعے تو حکمت کو پائے گا، حکمت کے ذریعے تو زُھد کو سمجھے گا اور اس کی تجھے توفیق نصیب ہو گی، زُھد کے ذریعے تو دنیا کو چھوڑدے گا، ترک دنیا کی وجہ سے تجھے آخرت میں رغبت ہو گی اور آخرت میں رغبت کی وجہ سے تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضا کو پائے گا۔([28])

27. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ شیخ ابو القاسم جنید کہتے ہیں: علم کو اس کا حق دینے سے پہلے جب تم یہ چاہو کہ علم کے ذریعے تمہیں عزت و شرف حاصل ہو، تمہیں علم کی طرف منسوب کیا جائے، اور تم اہل علم میں شمار کیے جاؤ تو علم کا نور تم سے چھپ جائے گا، اور تم پر اس کی ظاہر صورت اور رسم باقی رہ جائے گا۔ یہ علم تمارے لئے نقصان دہ ہو گا فائدہ مند نہیں ہو گا، کیونکہ علم اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ اسے استعمال کیا جائے۔ تو جب تم علم کو اس کے مرتبے کے مطابق استعمال نہ کرو گے تو اس کی برکتیں رخصت ہو جائیں گے۔([29])

---

27: حلیۃ الاولیاء جلد 10 صفحہ 240۔

28: ایضا۔

29: حلیۃ الاولیاء جلد 10 صفحہ 269۔

28. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ شیخ ابو عبد اللہ رُوذْ باری فرماتے ہیں: جو شخص علم حاصل کرنے کے لئے نکلے اور اس کا ارادہ صرف علم کا ہو تو وہ علم اسے فائدہ نہیں دے گا اور جو شخص علم حاصل کرنے لے لئے نکلے اور ارادہ اس علم پر عمل کرنے کا ہو تو تھوڑا علم بھی اسے فائدہ دے گا۔ ([30])

شیخ ابو عبد اللہ رُوذْ باری فرماتے ہیں: علم عمل پر موقوف ہے اور عمل اخلاص پر موقوف ہے اور اللہ تعالیٰ کے لئے اخلاص کی وجہ سے (بندے کو) اللہ عزّوجلّ کی طرف سے فہم و سمجھ کی نعمت ملتی ہے۔ ([31])

29. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ شیخ مالک بن دینار فرماتے ہیں جب بندہ علم کو عمل کرنے کے لیے طلب کرتا ہے تو اس کا علم اس میں عاجزی پیدا کر دیتا ہے، اور جب وہ علم کسی اور مقصد کے لیے طلب کرتا ہے تو اس علم کی وجہ سے اس کے فجور (گناہ) یا فخر میں اضافہ ہوتا ہے۔ ([32])

30. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ جعفر بن سلیما ن کہتے ہیں میں نے مالک بن دینا علیہ الرحمہ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے علم کو عمل کرنے کے لئے سیکھا تو اس کا علم اسے عاجزی سیکھا دیتا ہے اور جو

---

30: الترغیب والترھیب جلد 3 صفحہ 97۔

31: یہ امام خطیب بغدادی کی اپنی سند سے مروی ہے فقط، دوسری کتب میں امام خطیب بغدادی کا حوالہ دے کر اس کو درج کیا گیا ہے۔

32: شعب الایمان جلد 2 صفحہ 290، حدیث نمبر: 1829۔

علم کو عمل کے علاوہ کسی اور مقصد کے لئے طلب کرے تو اس کے فخر اور بڑائی میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔ ([33])

31. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ جعفر بن سلیمان کہتے ہیں میں نے مالک بن دینا علیہ الرحمہ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے علم کو عمل کرنے کے لئے سیکھا تو اس کا علم اسے عاجزی سیکھا دیتا ہے اور جو علم کو عمل کے علاوہ کسی اور مقصد کے لئے طلب کرے تو اس کے فخر اور بڑائی میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔ ([34])

32. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ شیخ مَطر کہتے ہیں: بہترین علم وہ ہے جو نفع دے اور اللہ تعالیٰ علم کے ذریعے صرف اس کو نفع دیتا ہے جو علم کو سیکھ کر پھر اس پر عمل کرے اور اس علم کے ذریعے اللہ تعالیٰ اس کو نفع نہیں دیتا جو علم سیکھ لے پھر اسے چھوڑ دے۔ ([35])

33. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ شیخ حبیب بن عبید رَحَبیّ فرماتے ہیں: علم سیکھو، اس کو سمجھو، اور اس پر عمل کرو۔ علم اس لیے نہ سیکھو کہ اس کے ذریعے تم خوبصورت بن سکو، کیونکہ اگر تمہاری عمر لمبی ہو گئی تو علم کے ذریعے خوبصورت ہونا اس طرح ہو جائے گا جیسے ایک شخص اپنے کپڑے کے ذریعے خوبصورت ہوتا ہے۔ ([36])([37])

---

33: ایضاً۔

34: یہ ایک ہی فرمان ہے جسے امام خطیب بغدادی نے تین مرتبہ تین مختلف سندوں سے ذکر کیا۔

35: المدخل الی السنن الکبری صفحہ 326، حدیث نمبر: 518۔

36: الزھد و الرقائق لابن المبارک جلد 1 صفحہ 505، حدیث نمبر: 1442۔

34. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ شیخ ابو سعید خَرَّاز فرماتے ہیں: علم وہ ہے جو آپ کو عمل کرنے پر امادہ کرے اور یقین وہ ہے جو (حقیقت کی طرف) تمہاری رہنمائی کرے۔([38])

35. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ شیخ صالح بن رُستم کہتے ہیں مجھ سے ابو قلابہ نے فرمایا: جب اللہ تمہیں علم عطا فرمائے تو تم اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی کرو، ایسا نہ ہو کہ تمہارا شوق و لگن صرف یہ ہو کہ تم لوگوں کے سامنے اس علم کو بیان کرو۔([39])

36. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ شیخ صالح بن رُستم کہتے ہیں مجھ سے ابو قلابہ نے فرمایا: جب اللہ تمہیں علم عطا فرمائے تو تم اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی کرو، اور ایسا ہرگز نہ ہو کہ تمہارا شوق و لگن صرف یہ ہو کہ تم لوگوں کے سامنے اس علم کو بیان کرو۔([40])

37. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ امام حسن بصری فرماتے ہیں علماء کی ہمت حفاظت و نگہداشت کرنا ہے جبکہ بیوقوفوں

---

37: یعنی جس طرح ایک آدمی خوبصورت کپڑے پہن کر فخر کرتا ہے تو بغیر عمل کے علم بھی تمہارے لئے صرف فخر اور بڑائی کا ذریعہ ہوگا، جس کی حدیث میں سخت وعید ہے۔

38: شعب الایمان جلد 2 صفحہ 304۔ حدیث نمبر: 1878۔

39: جامع بیان العلم و فضلہ جلد 1 صفحہ 653، حدیث نمبر: 1134۔

40: یہاں اسی روایت کو دوسری سند سے بیان کیا گیا۔

کی ہمت صرف روایت کرنا ہے[41]۔[42]

38. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں: علم عمل کو زور زور سے پکارتا ہے اگر عمل اسے جواب دے دے (تو وہ ٹھہر جاتا ہے) وگرنہ وہ رُخصت ہو جاتا ہے[43]۔[44]

39. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ ابن منکدر کہتے ہیں: علم عمل کو زور زور سے پکارتا ہے اگر عمل اسے جواب دے دے (تو وہ ٹھہر جاتا ہے) وگرنہ وہ رخصت ہو جاتا ہے۔[45]

40. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو الدّرداء فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ جس بندے کو بھی علم عطا فرمائے بروز قیامت اس سے اس علم کے مطابق عمل کا سوال فرمائے گا۔[46]

41. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت فضیل بن عیاض علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: عالم اپنے علم سے جاہل ہوتا ہے جب

---

41: یعنی علماء کا کام ہوتا ہے تدبر و تفہیم اور جاہل کا کام ہے صرف اس حدیث کو بیان کرنا اس سے مراد کیا ہے، اس سے اس کا کوئی سروکار نہیں ہوتا ہے۔

42: فیض القدیر جلد 6 صفحہ 356، حدیث نمبر: 9598،

43: المنتظم فی تاریخ الملوك و الامم جلد 17 صفحہ 20۔

44: یعنی اگر بندہ علم پر عمل کرے تو اس علم کی برکت باقی رہ جاتی ہے وگرنہ علم کی برکت ختم ہو جاتی ہے۔ از محمد الیاس رضا

45: تاریخ مختصر دمشق جلد 23 صفحہ 266۔

46: یہ روایت امام خطیب بغدادی کی اپنی سند سے اسی کتاب میں ہے۔

تک وہ اس پر عمل نہ کرے اور جب وہ اس پر عمل کرے تو وہ عالم ہو جاتا ہے۔([47])

42. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت فضیل بن عیاض علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: علم سے عمل کا ہی ارادہ کیا جاتا ہے اور علم عمل کی دلیل ہے۔([48])

43. حضرت فضیل بن عیاض علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: لوگوں پر لازم ہے کہ وہ علم حاصل کریں جب علم حاصل کرلیں تو ان پر عمل کرنا لازم ہے۔([49])

44. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ شیخ عبد اللہ بن معتز فرماتے ہیں: عمل کے بغیر علم کی مثال ایسی ہے جیسے درخت پھل کے بغیر۔([50])

45. شیخ عبد اللہ ہی فرماتے ہیں: منافق کا علم اس کے قول میں ہوتا ہے اور مومن کا علم اس کے عمل میں ہوتا ہے۔

46. امام خطیب بغدادی فرماتے ہیں ہمیں محمد بن ابو علی اصبہانی نے یہ شعار سنائے۔

اعْمَلْ بِعِلْمِكَ تَغْنَمْ أَيُّهَا الرَّجُلُ ... لَا يَنْفَعُ الْعِلْمُ إِنْ لَمْ يَحْسُنِ الْعَمَلُ

47: تاریخ دمشق لابن عساکر جلد 48 صفحہ 427۔

48: اریخ دمشق لابن عساکر جلد 48 صفحہ 427۔

49: ایضا

50: یہ اور اس کے بعد والی روایت کا حوالہ مجھے دوسری کتب میں نہیں ملا، اور موجودہ دور کے کچھ لوگوں نے امام خطیب بغدادی کا حوالہ دے کر اس کو نقل کیا ہے۔

اے انسان! اپنے علم پر عمل کرو کامیاب ہو جاؤ گے، اگر عمل اچھا نہ ہو تو علم نفع نہیں دیتا۔

وَالْعِلْمُ زَيْنٌ وَتَقْوَى اللهِ زِيْنَتُهُ ... وَالْمُتَّقُونَ لَهُمْ فِي عِلْمِهِمْ شُغُلُ

علم ایک زینت ہے اور اللہ کا تقویٰ (اللہ تعالیٰ سے ڈرنا) اس علم کی (اصل) زینت ہے، اور متقی لوگ اپنے علم میں مشغول رہتے ہیں۔

وَحُجَّةُ اللهِ يَا ذَا الْعِلْمِ بَالِغَةٌ ... لَا الْمَكْرُ يَنْفَعُ فِيهَا لَا وَلَا الْحِيَلُ

اے علم والے! اللہ کی حجت باقی رہنے والی ہے، اس میں نہ مکاری فائدہ دیتی ہے اور نہ ہی حیلے بہانے۔

تَعَلَّمِ الْعِلْمَ وَاعْمَلْ مَا اسْتَطَعْتَ بِهِ ... لَا يُلْهِيَنَّكَ عَنْهُ اللَّهْوُ وَالْجَدَلُ

علم حاصل کرو اور جتنا ممکن ہو اس پر عمل کرو، نہ کھیل کود اور نہ ہی بحث تمہیں اس سے غافل کرے۔

وَعَلِّمِ النَّاسَ وَاقْصِدْ نَفْعَهُمْ أَبَدًا ... إِيَّاكَ إِيَّاكَ أَنْ يَعْتَادَكَ الْمَلَلُ

لوگوں کو علم سکھاؤ اور ہمیشہ ان کا نفع مقصود رکھو، خبردار! خبردار! تم اکتاہٹ کا عادی نہ ہونا۔

وَعِظْ أَخَاكَ بِرِفْقٍ عِنْدَ زَلَّتِهِ ... فَالْعِلْمُ يَعْطِفُ مَنْ يَعْتَادُهُ الزَّلَلُ

اپنے بھائی کو نرمی سے نصیحت کرو جب وہ لغزش کرے، کیونکہ علم اسے مائل کرتا ہے جو بار بار لغزش کرتا ہے۔

وَإِنْ تَكُنْ بَيْنَ قَوْمٍ لَا خَلَاقَ لَهُمْ ... فَأْمُرْ عَلَيْهِمْ بِمَعْرُوفٍ إِذَا جَهِلُوا

اور اگر تم ایسے لوگوں کے درمیان ہو جو (علم) کا کوئی حصہ نہیں رکھتے، تو انہیں بھلائی کا حکم دو جب وہ جہالت میں ہوں۔

فَإِنْ عَصَوْكَ فَرَاجِعْهُمْ بِلَا ضَجَرٍ... وَاصْبِرْ وَصَابِرْ وَلَا يَحْزُنْكَ مَا فَعَلُوا

پھر اگر وہ نافرمانی کریں تو انہیں بغیر ناراضگی کے دوبارہ سمجھاؤ، اور صبر کرو، ثابت قدم رہو، ان کے افعال تمہیں غمزدہ نہ کرے۔

فَكُلُّ شَاةٍ بِرِجْلَيْهَا مُعَلَّقَةٌ... عَلَيْكَ نَفْسَكَ إِنْ جَارُوا وَإِنْ عَدَلُو

ہر بکری اپنی ٹانگوں سے بندھی ہوئی ہوتی ہے، (یعنی ہر ایک نے اپنا حساب دینا ہے) تم پر تمہارا اپنا نفس لازم ہے، چاہے وہ ظلم کریں یا انصاف۔ (51)

47. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے میری امت! مجھے تم پر اس کا کوئی خوف نہیں جو تم نہیں جانتے، لیکن تم دیکھو جس کا تمہیں علم ہے اس پر تم کیسے عمل کرتے ہو۔ (52)

48. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ یونس بن میسرہ فرماتے ہیں: حکمت کہتی ہے: اے ابن آدم، تُو مجھے تلاش کرتا ہے حالانکہ تو مجھے دو لفظوں میں پاؤ گے:

- جو تم جانتے ہو اس میں سے اچھے پر عمل کرتے ہو۔
- اور جو تم جانتے ہو اس کے بُرے اور شر کو چھوڑ دو۔ (53)

(ان دو الفاظ "اچھائی پر عمل برائی کا ترک" میں، میں حکمت موجود ہوں)

---

51: ذم من لا یعمل بعلمه صفحه 40۔

52: جامع الاحادیث للسیوطی جلد 10 صفحه 366، حدیث نمبر: 9833۔

53: اس روایت کا حوالہ مجھے دوسری کتب میں نہیں ملا، اور موجودہ دور کے کچھ لوگوں نے امام خطیب بغدادی کا حوالہ دے کر اس کو نقل کیا ہے۔

49. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو الدّرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ بروز قیامت بندے سے سوال ہوگا کہ جو تو نے سیکھا اور علم حاصل کیا اس پر تو نے کیا عمل کیا؟ (54)

50. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے تم پر اس کے بارے میں کوئی خوف نہیں جو تم نہیں جانتے، لیکن تم دیکھو، غور کرو اس کے بارے میں جو تم عمل کرتے ہو اور اس کے بارے میں جس کا تمہیں علم ہے۔ (55)

51. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو الدّرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: مجھے صرف اس بات کا خوف ہے کہ (بروز قیامت) وہ پہلا سوال جو اللہ تعالیٰ مجھ سے فرمائے گا وہ یہ نہ ہو کہ وہ ذات پوچھے کہ تو نے علم تو حاصل کر لیا، جو علم تو نے حاصل کیا اس پر تو نے کتنا عمل کیا۔ (56)

52. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو الدّرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: مجھے اپنی جان پر جس چیز کا سب سے زیادہ خوف ہے وہ یہ ہے کہ (بروز قیامت) مجھ سے کہا جائے: اے عُوَیمر کیا تم

54: اس کا حوالہ دوسری کتب میں مجھے نہیں ملا۔

55: جامع الاحادیث جلد 10 صفحہ 203، حدیث نمبر: 9431۔

56: المصنف لابن ابی شیبہ جلد 7 صفحہ 112، حدیث نمبر: 34598۔

نے علم حاصل کیا؟ تو میں کہوں: ہاں، پھر مجھ سے پوچھا جائے جو تو نے علم حاصل کیا اس میں سے کونسی چیز ہے جس پر تو عمل کیا؟ (57)

53. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت سفیان کہتے ہیں کہ حضرت ابو الدَّرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اس بات کا کوئی خوف نہیں کہ (بروز قیامت) مجھ سے پوچھا جائے اے عُوَیمر! کیا تو نے علم حاصل کیا؟ لیکن سب سے زیادہ مجھے خوف اس بات کا ہے کہ مجھ سے پوچھا جائے: اے عُوَیمر: جو تو نے علم حاصل کیا اس پر کتنا عمل کیا؟ (58)

54. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام حسن بصری علیہ الرحمہ نے فرمایا: ایمان نہ ظاہری سجاوٹ کا نام ہے اور نہ خواہشات کا، بلکہ (ایمان اس چیز کا نام ہے) جو دلوں میں راسخ ہو اور اعمال اس کی تصدیق کرے۔ جو شخص اچھی بات کہے اور برے عمل کرے، اللہ اسے اس کے قول پر واپس کر دے گا۔ اور جو شخص اچھی بات کہے اور اچھے عمل کرے، اس کا عمل اسے بلند کرے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ﴾ [فاطر: ١٠]

ترجمہ: پاکیزہ کلام اسی کی طرف بلند ہوتا ہے اور نیک عمل کو وہ بلند کرتا ہے۔ (59)

---

57: الجامع لمعمر بن راشد جلد 11 صفحہ 253، حدیث نمبر: 20467۔

58: ایضاً۔

59: نوادر الاصول فی احادیث الرسول جلد 3 صفحہ 16۔

55. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن بصری علیہ الرحمہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فرمان وَكُلَّ إِنسَانٍ أَلْزَمْنَاهُ طَائِرَهُ فِي عُنُقِهِ (الاسراء:13)
(یعنی اور ہر انسان کی قسمت ہم نے اس کے گلے میں لگادی ہے) طائر سے مراد انسان کا عمل ہے۔ (60)

56. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ بشر بن حارث نے فرمایا: علم کی اصل فضیلت اس پر عمل کرنا ہے پھر انسان کو علم سے بلندی حاصل ہوتی ہے۔ (61)

57. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ بشر بن حارث نے فرمایا: علم اس شخص کے لئے اچھا اور خوبصورت ہے جو اس پر عمل کرتا ہے، اور جو (علم پر) عمل نہ کرے وہ علم اسے نقصان نہیں دیتا (البتہ فائدہ مند نہیں ہوتا) اور مزید فرمایا (ایسا علم جس پر عمل نہ کیا جائے) علم والے پر حجت ہوتی ہے۔ (62)

58. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ عبد الصمد روایت کرتے ہیں کہ سعید بن عُطارد جو بہت روتے تھے حتی کہ حالتِ اضطراب میں تھے، ان کو میں نے کہتے ہوئے سنا: حضرت عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) نے فرمایا: کب تک تم لوگ بھٹکے ہوئے لوگوں کی راستے کی طرف راہنمائی کروگے، خود تم ان لوگوں کے ساتھ رہتے رہوگے جو راستے

---

60: مسند ابن جعد صفحہ 469، حدیث نمبر: 3248۔

61: تاریخ دمشق لابن عساکر جلد 10 صفحہ 187،

62: تاریخ دمشق لابن عساکر جلد 10 صفحہ 188۔

سے بھٹک چکے ہیں؟ (حالانکہ) علم تھوڑا حاصل کیا جاتا ہے اور عمل زیادہ کیا جاتا ہے۔([63])

59. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حفص بن حُمید بیان کرتے ہیں میں حضرت داؤد طائی علیہ الرحمہ کے پاس گیا، آپ بہت کریم تھے، ایک مسئلے کے بارے میں آپ سے سوال کیاتو آپ نے فرمایا: کیاتم نے کبھی جنگجو کو دیکھا ہے جب وہ جنگ کے لیے تیاری کرتا ہے؟ کیاوہ اپنے ہتھیار نہیں جمع کرتا؟ (لیکن) اگر وہ اپنی ساری عمر صرف ہتھیار جمع کرنے میں گزار دے (اور ان میں مہارت حاصل کر لے) تو پھر وہ کب جنگ کرے گا؟ علم بھی عمل کا ہتھیار ہے، اور اگر انسان اپنی ساری عمر علم کو جمع کرنے میں گزارے اور اس پر عمل نہ کرے، تو پھر وہ کب عمل کرے گا؟۔([64])

60. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ ابو عبید قاسم بن سلّام کہتے ہیں مجھ سے عبد اللہ بن ادریس نے فرمایا: میں بعض بزرگوں کے بارے میں بہت افسوس کرتا ہوں، اور پھر انہوں نے مجھ سے کہا: اے ابوعُبید! جب بھی علم تم سے چھوٹ جائے، (تو چھوٹ جائے) لیکن عمل کو کبھی بھی نہ چھوڑنا([65])۔([66])

---

63: اخبار الشیوخ واخلاقهم صفحه 130۔

64: الشکوی والعتاب لابی منصور الثعالبی صفحه 222، رقم الاثر: 657۔

65: اس فرمان میں اس بات کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے کہ علم حاصل کرنا اہم ہے، لیکن عمل اس سے بھی زیادہ ضروری ہے۔ اگر کبھی کسی سے علم چھوٹ جائے، تو اس پر افسوس کرنا فطری ہے، مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ

61. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا:

ہمارے نزدیک زاہد وہ ہے جو علم حاصل کرے اور پھر اس علم پر عمل کرے، اور جو (اللہ پر) یقین کرے تو پھر ڈرے۔ اگر وہ شام تنگی میں کرے تو اللہ کا شکر ادا کرے، اور اگر صبح خوشحالی میں کرے تب بھی اللہ کا شکر ادا کرے، اور ایسا شخص حقیقت میں زاہد ہے۔

## (نمبر 1)

## اس باب میں علم پر عمل نہ کرنے والے اور علم کی ضد کی طرف جانے اور اس علم کے مُقتضٰی کے خلاف کام کرنے والوں پر سخت تنقید اور وعید بیان کی گئی ہے۔

62. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس شخص کے لئے ہلاکت ہے جس نے علم حاصل نہ کیا، اور اس شخص کے لئے ہلاکت ہے جس نے علم حاصل کرکے اس پر عمل نہ کیا۔ آپ ﷺ نے یہ تین مرتبہ فرمایا۔(67)

---

عمل ترک کردیا جائے۔ عمل کی طاقت اور اس کا اثر علم سے بھی زیادہ ہے۔

66: سیر اعلام النبلاء جلد 10 صفحہ 498۔

67: جامع بیان العلم و فضلہ جلد 1 صفحہ 387، حدیث نمبر: 562۔

63. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کے لئے ہلاکت ہے جو علم حاصل نہیں کرتا، اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ ضرور علم حاصل کرتا، اور اس شخص کے لئے ہلاکت ہے جو علم حاصل کرتا ہے اور اس پر عمل نہیں کرتا۔ آپ ﷺ نے یہ کلمات سات بار دہرائے۔([68])

64. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو الدرداء سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کے لئے ہلاکت ہے جو علم حاصل نہیں کرتا، اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ ضرور علم حاصل کرتا، اور اس شخص کے لئے ہلاکت ہے جو علم حاصل کرتا ہے اور اس پر عمل نہیں کرتا۔ آپ ﷺ نے یہ کلمات سات بار دہرائے۔([69])

65. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ میمون بن مہران سے مروی ہے کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس شخص کے لئے ہلاکت ہے جو علم حاصل نہیں کرتا، اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ ضرور علم حاصل کرتا، اور اس شخص کے لئے ہلاکت ہے جو علم حاصل کرتا ہے اور اس پر عمل نہیں کرتا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے یہ کلمات سات مرتبہ کہے۔([70])

66. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ میمون بن مہران سے مروی ہے کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس شخص کے لئے ہلاکت ہے جو علم حاصل نہیں کرتا اور عمل نہیں کرتا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے یہ

---

68: حلیۃ الاولیاء جلد 1 صفحہ 211۔

69: ایضا،

70: ایضا،

ایک بار فرمایا۔ راوی ابن خلاد کہتے ہیں: آپ رضی اللہ عنہ نے یہ الفاظ "اس شخص کے لئے ہلاکت ہے جو علم حاصل نہیں کرتا اور عمل نہیں کرتا" ایک بار فرمایا۔ اور یہ الفاظ "ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جس نے علم حاصل کیا اور عمل نہ کیا" سات بار فرمائے۔([71])

67. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت سُلیک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب عالم علم حاصل کرتا ہے اور اس پر عمل نہیں کرتا ، وہ اس چراغ کی طرح ہے جو لوگوں کے لئے روشنی کرتا ہے اور اپنے آپ کو جلاتا ہے۔([72])

68. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت جندب بن جنادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس عالم کی مثال جو لوگوں کو اچھی باتیں سکھاتا ہے اور اپنے آپ کو بھول جاتا (یعنی خود اچھے اعمال نہیں کرتا) اس چراغ کی طرح ہے جو لوگوں کے لئے روشنی کرتا ہے اور اپنے آپ کو جلاتا ہے۔([73])

69. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس عالم کی مثال جو لوگوں کو اچھی باتیں سکھاتا ہے اور اپنے آپ کو بھول جاتا (یعنی خود اچھے اعمال نہیں

---

71: ایضاً۔

72: جامع الاحادیث جلد3 صفحہ 369، حدیث نمبر: 2369۔

73: الترغیب والترھیب جلد3 صفحہ105، حدیث نمبر: 2171۔

کرتا) چراغ کے اس بتی کی طرح ہے جو لوگوں کے لئے روشنی کرتی ہے اور اپنے آپ کو جلاتی ہے۔ ([74])

70. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنتیوں میں سے کچھ لوگ دوزخیوں کے کچھ لوگوں کو دیکھیں گے (جن کو وہ پہلے جانتے ہونگے) تو وہ (ان سے) پوچھیں گے: تم لوگ دوزخ میں کیسے داخل ہوئے حالانکہ ہم جنت میں اس لئے داخل ہوئے کہ تم نے ہمیں تعلیم دی تھی؟ دوزخی جواب دیں گے: ہم تمہیں حکم دیتے تھے لیکن خود عمل نہیں کرتے تھے۔ ([75])

71. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل جنت میں سے کچھ لوگوں نے اہل دوزخ کے کچھ لوگوں کو دیکھا (جن کو وہ پہلے جانتے تھے) تو ان سے کہنے لگے: تم لوگ کس سبب سے جہنم میں داخل ہوگئے؟ اللہ تعالی کی قسم ہم جنت میں صرف اور صرف اس سبب سے داخل ہوئے کہ ہم نے تم سے علم حاصل کیا تھا اور سیکھا تھا، تو وہ کہیں گے ہم کہتے تھے لیکن کرتے کچھ نہیں تھے۔ ([76])

72. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ شفیق بن سلمہ سے مروی ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس کیوں نہیں جاتے کہ ان سے بات کرے؟ تو حضرت

---

74: ایضا۔

75: جامع الاحادیث جلد 34 صفحہ 91، حدیث نمبر: 36918۔

76: ایضا۔

اسامہ نے جواب دیا: تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ میں ان سے بات کرنے والا صرف اسی وقت شمار ہوں گا جب تم میری گفتگو سن رہے ہو، حالانکہ میرے اور ان کے درمیان جو معاملہ تھا اس کے بارے میں ان سے بات کر چکا ہوں، اور کوئی اور معاملہ ہوا بھی نہیں، اور مجھے پسند بھی نہیں کہ کسی اور معاملہ کو ہوا دینے میں ،میں پہلا شخص بن جاؤں۔ اور رسول اللہ ﷺ کے ایک فرمان کو سننے کے بعد میں کسی شخص سے یہ نہیں کہوں گا کہ تم سب سے بہترین انسان ہو، چاہے وہ میرے اوپر امیر ہی کیوں نہ ہو۔ راوی نے پوچھا: آپ نے نبی کریم ﷺ سے کیا سنا ہے ؟ حضرت اسامہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا تھا کہ قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا اور اسے دوزخ میں پھینک دیا جائے گا، یہاں تک کہ اس کے آنتیں باہر نکل آئیں گی، تو اس سے کہا جائے گا: کیا تم لوگوں کو اچھی باتوں کا حکم نہیں دیتے تھے اور بُرائی سے منع نہیں کرتے تھے؟ وہ شخص جواب دے گا: ہاں، میں تمہیں اچھائی کا حکم دیتا تھا مگر خود عمل نہیں کرتا تھا، اور میں تمہیں بُرائی سے روکتا تھا مگر خود اس کا اِرتکاب کرتا تھا۔(77)

73. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ منصور بن زاذان سے روایت ہے فرماتے ہیں: مجھے خبر دی گئی ہے کہ جب ایک شخص کو دوزخ میں ڈالا جائے گا تو اہل دوزخ اُن کی بدبو سے تکلیف محسوس کریں گے، تو اس سے کہا جائے گا: تیرے لئے ہلاکت ہو تم کیا کرتے تھے؟ ہم جس عذاب میں مبتلا ہیں، کیا وہ کافی نہیں تھا یہاں تک کہ تم نے اور تمہاری بدبو نے ہمیں مزید تکلیف

77: مسند ابن ابی شیبہ جلد1 صفحہ 118، حدیث نمبر: 152۔

دے دی؟' وہ جواب دے گا: میں ایک عالم تھا، لیکن اپنے علم سے فائدہ نہ اُٹھا سکا۔ (78)

74. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ یحیٰی بن معاذ رازی فرماتے ہیں: وہ شخص مسکین ہے جس کا علم اُس کے اپنے (دفاع کے لیے) ایک حجت و دلیل ہو، جس کی زبان اُس کا مخالف ہو، اور جس کا فہم ہمیشہ اپنی غلطیوں کے لیے عُذر پیش کرتا ہو۔

75. بعض علماء سے پوچھا گیا: تم علم حاصل کیوں نہیں کرتے؟ انہوں نے کہا: علم سے میری مخالفتیں پہلے ہی بہت زیادہ ہیں، اس لئے میں مزید علم نہیں چاہتا۔

76. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ سَری بن مُغلّس سقطی فرماتے ہیں: جتنا زیادہ تم علم حاصل کرو گے، اتنی ہی زیادہ حجت تم پر ہو گی۔ (79)

77. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ ابوالحسین محمد بن احمد بن سمعون کہتے ہیں جو شخص علم کے ذریعے یہ نہیں دیکھتا کہ اللہ کا اس پر کیا حق ہے، تو اس کا علم اس کے خلاف حجت بن جائے گا اور اس کے لیے وبال بن جائے گا۔ (80)

---

78: شعب الایمان جلد 2 صفحہ 309، حدیث نمبر: 1899۔

79: اس قول کا مطلب یہ ہے کہ جتنا زیادہ انسان علم حاصل کرتا ہے، اتنا ہی زیادہ اُس پر ذمہ داری آتی ہے۔ جتنا زیادہ وہ جانتا ہے، اتنی ہی زیادہ اس کے پاس دلیل اور حجت ہوتی ہے کہ وہ اپنے عمل میں ان علوم کو اپنائے۔ اس کے نتیجے میں علم کا بوجھ بڑھتا ہے کیونکہ انسان پر علم کے مطابق عمل کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔

80: مرآۃ الزمان فی تواریخ الأعیان جلد 18 صفحہ 108۔

78. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ بروز قیامت ان پڑھ اور اُمّی کو وہ چھوٹ اور معافی دے گا جو علماء کو نہیں ملے گی۔[81]

79. امام خطیب بغدادی فرماتے ہیں کہ میں نے امام ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن ابان ھیتی کی کتاب پر یہ اشعار لکھے ہوئے دیکھے۔

إِذَا الْعِلْمُ لَمْ تَعْمَلْ بِهِ، كَانَ حُجَّةً ... عَلَيْكَ، وَلَمْ تُعْذَرْ بِمَا أَنْتَ حَامِلُ

جب تم علم پر عمل نہ کرو تو وہ علم تمارے خلاف حجت بنے گا اور جو تم نے سیکھا ہے اس کے بارے میں تمہارا کوئی عذر قبول نہیں کیا جائے گا

فَإِنْ كُنْتَ قَدْ أَبْصَرْتَ هَذَا فَإِنَّمَا ... يُصَدِّقُ قَوْلَ الْمَرْءِ مَا هُوَ فَاعِلُ

اگر تو اس بات میں غور و فکر کرلے اور اسے سمجھ لے کہ آدمی کے اسی بات کی تصدیق کی جاتی اور اسی کو قبول کیا جاتا ہے جسے وہ عمل میں لاتا ہے۔

80. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ امام شعبی سے روایت ہے فرماتے ہیں: کاش کہ میں نے اس علم سے کچھ حاصل نہ کیا ہوتا[82]۔[83]

---

81: اس کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان لوگوں کو معاف کردے گا جو علم سے بے خبر تھے (اگر وہ لوگ علم کے سوا باقی حساب وکتاب میں کامیاب ہو جائے)، لیکن علم رکھنے والے افراد سے زیادہ حساب کتاب لیا جائے گا، کیونکہ انھیں اپنے علم کے مطابق عمل کرنے کی ذمہ داری تھی نیز یہاں علماء سے مراد بے عمل علماء ہیں۔

82: یہ امام شعبی کا زھد و تقوی ہے کہ علم پر عامل ہونے کے باوجود تمنا کر رہے ہیں کہ کاش کہ یہ علم حاصل نہ کیا ہوتا، کیونکہ اس کے حق کو ادا کرنا بڑا مشکل ہے۔

83: فوائد أبي القاسم الحرقي: صفحہ 161۔

81. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت سفیان ثوری فرماتے ہیں: کاش! میں نے علم نہ لکھا ہوتا، اور کاش! میں اپنے علم سے اس طرح خلاصی پالیتا کہ نہ مجھے کوئی نقصان ہوتا اور نہ ہی کوئی فائدہ۔ ([84])

82. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ ابو معمر کہتے ہیں: میں نے امام سفیان بن عیینہ کو فرماتے ہوئے سنا: علم اگر تمہیں نفع نہ دے تو نقصان دے گا۔ ([85])

میں (امام خطیب بغدادی علیہ الرحمہ) کہتا ہوں اس قول کا مطلب یہ ہے کہ علم پر عمل نہیں کیا جائے تو علم نفع نہیں گا دے اور نقصان اس طرح دے گا کہ وہ علم بندے پر (بندے کے خلاف) دلیل و حجت ہو گا۔

83. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ محمد بن واسع کہتے ہیں: حضرت لقمان حکیم علیہ الرحمہ نے اپنے بیٹے سے فرمایا: اے میرے بیٹے! جو تم نہیں جانتے اسے اس وقت تک مت سیکھو جب تک تم اس پر عمل نہ کرو جو تم پہلے سیکھ چکے ہو۔ ([86])

84. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ امام مالک بن دینار فرماتے ہیں: میں نے حکمت (کی کچھ کتابوں) میں یہ پایا ہے "تمہارے لیے کوئی خیر و بھلائی نہیں کہ تم اس چیز کا علم حاصل کرو جس کا تمہیں علم نہیں اور اور جس کا علم حاصل کر چکے ہو اس پر عمل نہ کرو۔ اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے لکڑیاں جمع کیں اور ایک گٹھڑی باندھی، پھر جب وہ اُسے اٹھانے گیا تو اسے

---

84: جامع بیان العلم و فضله جلد 2 صفحه 1025، حدیث نمبر: 1957۔

85: حلية الأولياء جلد 7 صفحه 277۔

86: الجامع لعلوم الإمام أحمد جلد 5 صفحه 42۔

اُٹھانے میں ناکام رہا، تو اُس نے دوسری گٹھڑی بھی اُس میں شامل کر لی([87])۔" ([88])

85. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ ہم سے سفیان نے بیان کیا: بنی اسرائیل میں ایک عالم اور ایک عابد تھا، عالم نے عابد سے کہا: تمہیں کیا چیز اس بات سے روکتی ہے کہ تم میرے پاس آؤ اور مجھ سے علم حاصل کرو، حالانکہ تم دیکھ رہے ہوتے ہو کہ لوگ میرے پاس آتے ہیں؟ عابد نے کہا: میں نے ایک چیز کا علم حاصل کیا ہے اب اس پر عمل کر رہا ہوں جب وہ چیز فنا ہو جائے گی تو پھر میں تمہارے پاس (دوسری چیز کا علم حاصل کرنے کے لئے) آجاؤں گا۔

86. امام خطیب بغدادی فرماتے ہیں کہ مجھے ابو عبد اللہ محمد بن علی بن عبد اللہ صوری نے اپنے یہ اشعار سنائے:

كَمْ إِلَى كَمْ أَغْدُو إِلَى طَلَبِ الْعِلْـ ... ـمِ مُجِدًّا فِي جَمْعِ ذَاكَ حَفِيًّا

طَالِبًا مِنْهُ كُلَّ نَوْعٍ وَفَنٍّ ... وَغَرِيبٍ وَلَسْتُ أَعْمَلُ شَيًّا

وَإِذَا كَانَ طَالِبُ الْعِلْمِ لَا يَعْمَـ ... ـلُ بِالْعِلْمِ كَانَ عَبْدًا شَقِيًّا

إِنَّمَا تَنْفَعُ الْعُلُومُ لِمَنْ كَا ... نَ بِهَا عَامِلًا وَكَانَ تَقِيًّا

کتنے ہی بار میں نے علم کو طلب کرنے کی کوشش کی اور اس کو جمع کرنے کا متلاشی رہا۔

میں نے اس علم کے ہر نت نئے قسم اور فن کو طلب کیا (لیکن) اس پر کچھ عمل نہیں کیا۔

اور جب طالب علم (اپنے) علم پر عمل نہ کرے تو وہ بد بخت بندہ ہو جاتا ہے۔

---

87 : یعنی جب پہلے والے کو اٹھانے میں ناکام ہوا تو اب اس کو چاہئے تھا کہ اس میں سے کچھ لکڑیاں کم کر کے باقی اٹھا کر لے جاتا اور اپنا کام میں لاتا ہے مگر اس نے ان کے ساتھ ایک اور گٹھڑی ملا دی تو اب اس کا اٹھانا اس کے لئے ناممکن ہو گیا، اسی طرح اس شخص کہ جو علم حاصل کر چکا ہے اس پر عمل نہیں کر رہا، اس سے فائدہ حاصل نہیں کر رہا لیکن مزید علم کی تلاش میں ہے۔

88 : الزهد لأحمد بن حنبل صفحه 44، حديث نمبر: 276۔

کیونکہ علوم صرف اسی کو فائدہ اور نفع دیتے ہیں جو اس پر عمل کرے اور متقی ہو۔

87. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے آسمان کی طرف دیکھا اور فرمایا: یہ علم کو اٹھانے کا وقت ہے، تو انصار میں سے ایک شخص جس کا نام زیادہ بن لبید تھا نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا علم اُٹھایا جائے گا حالانکہ وہ دلوں میں راسخ ہوچکا ہے، اور دلوں نے اس کو محفوظ کرلیا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تو تمہیں مدینہ کے افقہ (سب سے زیادہ فقیہ) لوگوں میں سے سمجھتا تھا، پھر آپ ﷺ نے یہود اور نصاری کی گمراہی کا ذِکر کیا حالانکہ ان کے پاس اللہ کی کتاب موجود تھی۔

راوی (جبیر بن نفیر) کہتے ہیں پھر میں نے شداد بن اوس سے ملاقات کی اور انہیں حضرت عوف بن مالک کی یہ حدیث سنائی، تو انہوں نے کہا: عوف نے سچ کہا، کیا میں تمہیں سب سے پہلے اٹھائے جانے والی چیز کے بارے میں خبر نہ دوں؟ میں نے کہا: ہاں کیوں نہیں، تو انہوں نے کہا: (سب سے پہلے) خُشوع وخُضوع کو اُٹھایا جائے گا، تمہیں بھی خشوع اختیار کرنے والا نہیں ملے گا۔ (89)

88. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مبارک سے مروی ہے فرماتے ہیں: ایک مالدار شخص تھا وہ جہاں کہیں بھی کسی عالم کے بارے میں سنتا، فوراً وہاں پہنچ جاتا اور ان سے علم حاصل کرتا۔ ایک دن اُس نے سنا کہ فلاں جگہ پر ایک عالم موجود ہے، تو وہ سمندر میں جہاز پر سوار ہوا، اور اس میں ایک عورت بھی سوار تھی۔ عورت نے اُس سے پوچھا: اے میاں! تمہارا کیا معاملہ ہے؟ (کہاں کا ارادہ ہے) اُس نے جواب دیا: میں علم سے محبت کرتا

89: الأوائل لابن أبی عاصم: صفحہ 90، حدیث نمبر 109۔ الاوائل لطبرانی: صفحہ 110، حدیث نمبر: 81۔

ہوں، اور میں نے سنا ہے کہ فلاں جگہ ایک عالم موجود ہے، میں اُس کے پاس جا رہا ہوں تاکہ علم حاصل کروں۔ عورت نے کہا: میاں! کیا جب کبھی تمہارا علم بڑھتا ہے، تو تمہارا عمل بھی بڑھتا ہے؟ یا صرف تمہارا علم بڑھتا ہے؟ اور عمل وہیں موقوف رہتا ہے؟ اس پر وہ شخص چونکا اور فوراُ واپس لوٹ آیا، اور اپنے علم کو عمل میں بدلنے پر توجہ دینے لگا۔

89. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم بن ادہم سے مروی ہے، فرماتے ہیں: ایک شخص علم کی تلاش میں نکلا، اور راستے میں اسے ایک پتھر ملا جس پر ایک عبارت کندہ تھی، مجھے اُلٹا کرو، تمہیں حیرت انگیز بات دکھائی دے گی اور تم اس پر غور کروگے۔ تو اُس شخص نے پتھر کو اُلٹا کیا، اور اُس پر یہ عبارت لکھی ہوئی تھی، جو کچھ تم نے علم حاصل کیا ہے اُس پر تم نے عمل نہیں کیا، اور پھر جو تم نہیں جانتے کس طرح اس کی تلاش میں نکلے ہو؟» اس بات کو پڑھ کر وہ شخص واپس پلٹ آیا۔

90. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عطاء فرماتے ہیں: ایک نوجوان حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آتا تھا اور آپ رضی اللہ عنہا سے سوالات کرتا، اور آپ رضی اللہ عنہا اُسے جواب میں احادیث بیان کر دیتی تھیں۔ ایک دن وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پاس آیا اور سوال کرنے لگا، تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے بیٹے! جو کچھ احادیث تم نے مجھ سے سنی ہیں، سننے کے بعد کیا تم نے اُن پر عمل کیا ہے؟ اُس نے جواب دیا: اے امی جان! اللہ کی قسم! عمل نہیں کیا، تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے بیٹے! پھر کیوں تم اللہ کی حجتیں اپنے اُوپر اور ہمارے اُوپر بڑھا رہے ہو۔؟

91. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت فضیل فرماتے ہیں: اِس حدیث کو اُس آدمی نے نہیں سنا تو یہ اس کے لئے اُس حدیث سے بہتر ہے جسے سن لیا اور اس پر عمل نہیں کیا۔

92. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ ابو حازم سے مروی ہے فرماتے ہیں: لوگ علم پر عمل کرنے سے راضی ہوتے ہیں اور قول پر سر انجام دینے سے راضی ہوتے ہیں۔[90][91]

93. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ ابو قطن سے مروی ہے، کہتے ہیں کہ میں نے ابن عون کو فرماتے ہوئے سنا: میں چاہتا ہوں کہ میں علم سے اس طرح خلاصی پالوں کہ نہ مجھے کوئی فائدہ ہو اور نہ ہی نقصان۔[92]

ابو قطن کہتے ہیں کہ امام شعبہ نے فرمایا: میں کسی بھی چیز پر قائم ہوں مجھے خوف نہیں ہے کہ وہ مجھے جہنم میں داخل کر دے گی سوائے علم کے[93] (اس پر اگر میں قائم ہوں تو مجھے خوف ہے کہ علم پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے جہنم میں داخل نہ ہو جاؤں)

94. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، فرماتے ہیں: میں سمجھتا ہوں بندہ اس گناہ کی وجہ سے جس کا وہ ارتکاب کرتا ہے، اپنے اس علم کو بھول جاتا ہے جسے وہ جانتا ہے۔[94]

---

90 : یعنی صرف علم نہیں بلکہ اس پر عمل ہو اور صرف باتیں نہ ہو بلکہ ان باتوں پر عمل کیا جائے تو لوگ راضی و خوش ہوتے ہیں۔

91 : حلیۃ الاولیاء جلد 3 صفحہ 240۔

92 : تاریخ الاسلام للذہبی جلد 4 صفحہ 102۔

93 : شعب الایمان جلد 3 صفحہ 317۔

94 : قوت القلوب فی معاملۃ المحبوب جلد 1 صفحہ 311۔

95. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ مالک (بن دینار) سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں نے تورات میں پڑھا کہ عالم جب اپنے علم پر عمل نہیں کرتا، اس کی نصیحت دلوں سے ایسے پھسل جاتی ہے، جیسے پانی کا قطرہ چکنے پتھر سے پھسل جاتا ہے۔ (95)

96. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ مالک (بن دینار) سے روایت ہے فرماتے ہیں: وہ عالم جو اپنے علم پر عمل نہیں کرتا وہ اس چکنے پتھر کی طرح ہے جس پر پانی کا قطرہ جب گر جائے تو اس سے پھسل کر گر جاتا ہے۔ (96)

97. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ ہمیں ابو الفضل ریاشی نے یہ اشعار سنائے۔

مَا مَنْ رَوَی عِلْمًا، وَلَمْ يَعْمَلْ بِهِ ... فَيَكُفَّ عَنْ وَتْغِ الْهَوَی، بِأَدِيبِ

حَتَّی يَكُونَ بِمَا تَعَلَّمَ عَامِلًا ... مِنْ صَالِحٍ فَيَكُونُ غَيْرَ مَعِيبِ

وَلَقَلَّمَا تُجْدِي إِصَابَةُ صَائِبٍ ... أَعْمَالُهُ أَعْمَالُ غَيْرِ مُصِيبِ

جو شخص علم کو روایت کرے، لیکن اس پر عمل نہ کرے، تو وہ علم کی وجہ سے خواہشات کی ہلاکت سے نہیں بچ پائے پاتا،

یہاں تک کہ وہ اپنے علم پر عمل کرلے تو اس نیکی کی وجہ سے وہ عیب دار نہیں ہوتا۔

کم ہی ایسا ہوتا ہے کہ کسی ایسے درست شخص کی درست بات فائدہ پہنچائے جس کے اعمال درست نہ ہو۔ (97)

---

95: شعب الایمان جلد 2 صفحہ 298، حدیث نمبر: 1841۔

96: ایضاً۔

97 : جامع بیان العلم و فضلہ جلد 1 صفحہ 698۔

## (نمبر 2)

## فخر و بڑائی کے لئے، اس علم میں جھگڑا و بحث کرنے کے لئے، دنیاوی فوائد و اغراض کو پانے اور اس پر انعام و بدلہ لینے کے لئے علم طلب کرنے کی مذمّت کے بارے میں باب۔

1. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص علم اس لئے حاصل کرے تاکہ اس کے ذریعے علماء پر فخر کرے، یا جاہلوں سے جھگڑا کرے، یا لوگوں کے دل اپنی طرف مائل کرے، تو اس کے لئے اس علم کا بدلہ جہنم کی آگ ہے۔ (98)
2. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص علم اس لیے حاصل کرے کہ اس کے ذریعے جاہلوں سے جھگڑا کرے، یا عُلماء کے ساتھ برابری کا دعویٰ کرے، یا لوگوں کے دل اپنی طرف مائل کرے، تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔ (99)
3. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ایسا علم حاصل کرے جس سے اللہ کی رضا مطلوب ہو، اور وہ شخص اسے

---

98: سنن دارمی جلد 1 صفحہ 278، حدیث نمبر: 386۔

99: ایضاً۔

صرف دنیاوی مال ومتاع حاصل کرنے کے لیے ہی سیکھے، تو وہ قیامت کے دن جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔ ([100])

4. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ ہشام بن حسان سے مروی ہے، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بصری کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص علم آخرت کے لیے حاصل کرے، تو وہ آخرت کو پالے گا، اور جو شخص علم دنیا کے لیے حاصل کرے، تو وہی اس کا حصہ ہو گا۔ اور امام زہری نے فرمایا: (اس سے مراد یہ ہے) یہی اس کا دنیا میں حصہ ہے۔ (آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے)

5. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ محمد بن یزید بن دنیا سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں میں نے وُہیب بن ورد کو کہتے ہوئے سنا: برے عالم کی مثال اس پتھر کی مانند ہے جو کسی کھیت کے پانی میں گر جائے، نہ وہ پانی پی سکتا ہے اور نہ ہی وہ پانی کو چھوڑنے دیتا ہے تاکہ درخت اس سے زندہ رہیں۔ اور اگر بُرے عُلماء اللہ تعالیٰ کے لئے اللہ کے بندوں کو نیک نصیحت کرتے ہیں اور کہتے ہیں، اے اللہ کے بندو! ہم تمہیں جو کچھ تمہارے نبی ﷺ اور تمہارے صالح بزرگوں کے بارے میں خبر دیتے ہیں، اس پر عمل کرو اور ہماری ناکام حرکتوں کو نظر انداز کرو، ہم تو ایک آزمائش میں مبتلا قوم ہیں۔ تو علماءِ سوء نے اللہ تعالیٰ کے لئے اللہ کے بندوں کو نصیحت تو کر دی، لیکن وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے بندوں کو اپنے برے اعمال کی طرف مائل کریں تاکہ وہ بھی ان کے ساتھ ان میں شامل ہو جائیں۔ ([101])

---

100: مسند ابی یعلی جلد 11 صفحہ 260، حدیث نمبر: 6383۔

101: صفة الصفوة جلد 1 صفحہ 420۔

6. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ اسحاق بن موسیٰ انصاری سے روایت ہے کہتے ہیں: میں نے ابن عیینہ کو فرماتے ہوئے سنا: حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: "اے عُلماءِ سُوء! تم نے دنیا کو اپنے سر پر رکھ لیا ہے اور آخرت کو اپنے قدموں کے نیچے ڈال رکھا ہے، تمہاری باتیں شفاہیں اور تمہارے عمل بیماری ہیں۔ تمہاری مثال اس زہریلے درخت کی سی ہے جو شخص اس کو دیکھتا ہے وہ درخت اسے متاثر کر دیتا ہے، مگر جو اس کا پھل کھاتا ہے، وہ درخت اسے ہلاک کر دیتا ہے۔(102)

7. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ اسحاق بن موسیٰ انصاری سے روایت ہے، کہتے ہیں: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے فرمایا: اے دنیا کے غلامو! تمہارے لئے ہلاکت ہو، کیا سورج کی روشنی کی وسعت ایک اندھے کو فائدہ دے سکتی ہے جب وہ اسے دیکھ نہ سکے؟ اسی طرح ایک عالم کا بہت زیادہ علم اس کو فائدہ نہیں دے گا جب تک اس پر عمل نہ کرے۔ اور شجر کی پیداوار بہت زیادہ ہو سکتی ہے، لیکن اس کا ہر پھل فائدہ مند نہیں ہوتا اور نہ ہی ہر پھل کو کھایا جاتا ہے، اور بہت سے عُلماء ہوتے ہیں، لیکن تم میں سے ہر ایک (اپنے) علم سے فائدہ نہیں اُٹھاتا۔ پس تم ان جھوٹے علماء سے بچو جن پر اون کا لباس ہوتا ہے، اپنے سر زمین کی طرف جھکائے ہوئے ہوتے ہیں اور اپنی بھوؤں کے نیچے سے دیکھتے ہیں جیسے مکھیاں دیکھتی ہیں۔ ان کا قول ان کے عمل کے مخالف ہوتا ہے۔ وہ کون (بے عقل ہوگا) کانٹوں سے انگور اور اندرائن کے درخت سے انجیر چننے کی کوشش کرے گا؟ (103) بالکل اسی طرح جھوٹے عُلماء کا قول کبھی

102: البدایہ والنہایہ جلد 2 صفحہ 505۔

103: کیونکہ انگور کانٹوں والی درخت پر نہیں ہوتا اور نہ ہی انجیر اندرائن کے کڑوے درخت پر ہوتا ہے تو جو

بھی درست نہیں ہوتا، ان کے کلام میں صرف جھوٹ ہوتا ہے۔ اونٹ کو جب اس کا مالک جنگل میں مضبوطی سے نہ باندھے، تو وہ اپنے اصل وطن کی طرف لوٹ جاتا ہے، (اسی طرح) انسان جب علم پر عمل نہیں کرتا، تو وہ علم اس کے دل سے نکل کر بے فائدہ ہو جاتا ہے۔ اور جیسے کھیتی صرف پانی اور مٹی سے بہتر ہوتی ہے، اسی طرح ایمان صرف علم اور عمل سے ہی درست ہوتا ہے۔ اے دنیا کے غلامو! تمہارے لئے ہلاکت ہو، ہر چیز کی ایک علامت ہوتی ہے جس سے وہ پہچانی جاتی ہے اور اس کے بارے میں گواہی دی جاتی ہے، اور دین کی تین علامات ہیں، جن کے ذریعے دین کو پہچانا جاتا ہے (وہ تین علامات یہ ہیں) ایمان، علم اور عمل۔

## باب (نمبر 3)

## قرآن پاک کو اس پر عمل اور ثواب حاصل کرنے کے بجائے شہرت و چرچے کے لئے پڑھنے والے کی مذمّت و سختی اور وعید کے بارے میں باب

8. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ سلیمان بن یسار سے مروی ہے کہتے ہیں: لوگ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے جُدا ہو گئے، تو ایک شخص نے جو اہلِ شام میں سے تھا، آگے بڑھ کر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: اے ابو ہریرہ! ہمیں کوئی ایسی حدیث سناؤ جو آپ رسول اللہ ﷺ سے سُن چکے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن سب سے پہلے

---

شخص ان کو وہاں سے چھننے کی کوشش کرے گا وہ بے عقل ہی ہے۔

جس شخص کا فیصلہ کیا جائے گا وہ وہ شخص ہو گا جس کو اللہ کی بارگاہ میں پیش کیا جائے گا، اللہ اس کو اپنی نعمتیں یاد کرائے گا وہ ان نعمتوں کو پہچان لے گا۔ پھر اللہ اُس سے پوچھے گا: تم نے ان نعمتوں پر کتنا عمل کیا؟ وہ شخص کہے گا: میں نے تیرے راستے میں لڑائی کی یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے جھوٹ بولا، تُو چاہتا تھا کہ لوگ تجھے بہادر کہیں، اور ایسا کہا گیا، پھر حکم دیا جائے گا کہ اسے منہ کے بل کھینچ کر دوزخ میں پھینک دیا جائے۔

اسی طرح ایک اور شخص جس نے علم اور قرآن سیکھا، وہ بھی اللہ کے حضور پیش ہو گا، اور اللہ اسے اپنی نعمتیں یاد کروائے گا، وہ ان نعمتوں کو پہچان لے گا۔ پھر اللہ اس سے پوچھے گا: تم نے ان نعمتوں پر کتنا عمل کیا؟ وہ شخص کہے گا: میں نے علم سیکھا، قرآن پڑھا اور تیری رضا کے لئے اسے لوگوں کو سکھایا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے جھوٹ بولا، تُو چاہتا تھا کہ لوگ تجھے عالم اور قاری کہیں، اور ایسا کہا گیا، پھر اسے منہ کے بل کھینچ کر دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔

اسی طرح ایک اور شخص جس کو اللہ نے مال و دولت سے نوازا ہو گا اس کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیا جائے گا، اللہ اس کے سامنے بھی اپنے انعامات کا ذکر کرے گا، اور وہ ان نعمتوں کو پہچان لے گا۔ پھر اللہ اس سے پوچھے گا: تم نے ان نعمتوں پر کتنا عمل کیا؟ وہ شخص کہے گا: میں نے اپنی دولت کو ہر اس راستے میں خرچ کیا جسے تُو پسند کرتا تھا۔ اللہ فرمائے گا: تو نے جھوٹ بولا، تُو چاہتا تھا کہ لوگ تجھے سخی کہیں، اور ایسا کہا گیا، پھر اسے بھی منہ کے بل کھینچ کر دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔ ([104])

104: مسند اسحاق بن راھویہ جلد 1 صفحہ 324، حدیث نمبر: 309۔

9. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ امام حسن بصری سے مروی ہے کہتے ہیں: یقیناً اس قرآن کو غلام اور بچے سیکھتے ہیں، یہ اِسے اپنے مقاصد کے لیے نہیں پڑھتے اور نہ ہی اُن کو اس قرآن کی تاویل (ترجمہ و مفہوم) معلوم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْۤا اٰيٰتِهٖ ﴾[ص:29]

ترجمہ: (یہ قرآن) ایک برکت والی کتاب ہے جو ہم نے تمہاری طرف نازل کی ہے تاکہ لوگ اس کی آیتوں میں غور و فکر کریں۔

(اس آیت میں) قرآن کی آیتوں پر تدبر کرنے سے کیا مراد ہے؟ (اس سے مراد یہ ہے کہ) اپنے عمل سے قرآن کی اتباع و پیروی کی جائے۔ اور یقیناً لوگوں میں سب سے زیادہ اس قرآن کے قریب وہ لوگ ہیں جو اس کی پیروی و اتباع کرتے ہیں اگروہ اس قرآن کو نہ پڑھ سکتے ہو، تو ان میں سے کوئی شخص دوسرے سے کہے گا: اے فلاں! آؤ، میں تمہیں قرآن پڑھ کر سناتا ہوں۔ (یہ کام) قراء حضرات کب کرتے ہیں؟ اور (ایسے لوگ) نہ تو قاری ہیں، نہ ہی برد بار ہیں، اور نہ ہی حکماء۔ اللہ تعالیٰ نے لوگوں میں ان جیسے لوگوں کی تعداد زیادہ نہ کرے۔ ([105])

امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: جو شخص قرآن پڑھتا ہے اس کا قرآن پڑھنا تمہیں دھوکہ میں نہ ڈال دے، قرآن پاک تو ایک کلام ہے جس کے ذریعے کلام فرمایا گیا ہے، لیکن تم اس شخص کو دیکھو جو اس قرآن پر عمل کرتا ہے۔ ([106])

---

105: موسوعة التفسير المأثور جلد 19 صفحہ 86۔

106: سنن سعید بن منصور جلد 2 صفحہ 393، حدیث نمبر: 127

# باب (نمبر 4)

## قرآن پاک کے حُروف کو یاد کرنے اور اس کے حُدود کو ضائع (اس کے احکامات پر عمل نہ) کرنے کے بارے میں فرامین کے بارے میں باب

1. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اس قرآن پر عمل نہیں کرے گا وہ اس قرآن کی تلاوت ہرگز نہ کرے۔

2. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: معراج کی رات میں ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرا، جن کے ہونٹوں کو آگ کی قینچیوں سے کاٹا جارہا تھا، اور جب بھی ان کے ہونٹوں کو کاٹا جاتا تو وہ فوراً ٹھیک ہو جاتے۔ (پھر دوبارہ ان کو کاٹا جاتا یوں یہ سلسلہ جاری تھا) میں نے کہا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ تو جبریل نے کہا: یہ آپ کی اُمت کے وہ خُطباء ہیں جو وہ کہتے تھے وہ خود نہیں کرتے تھے، وہ اللہ کی کتاب پڑھتے تھے مگر اس پر عمل نہیں کرتے تھے۔ ([107])

3. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرو بن شعیب سے رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ اپنے والد اور وہ اپنے دادے سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن قرآن کو ایک شخص کی شکل میں پیش کیا جائے گا، پھر اس شخص کو لایا جائے گا جس نے قرآن کی تعلیم حاصل کی، لیکن اس کے احکام کی خلاف ورزی کی۔ قرآن اس شخص کے سامنے مدِ مقابل کے طور پر کھڑا ہو گا اور عرض کرے گا: اے میرے

---

107: شعب الایمان جلد 7 صفحہ 39، حدیث نمبر: 4614۔

ربّ! تو نے اس کو میری تعلیم دی تھی، (لیکن) یہ شخص بہت ہی برا تھا، اس نے میری حُدود کو پار کیا، میرے فرائض کو ضائع کیا، میری معصیّت میں ملوث ہوا، اور میری اطاعت کو ترک کر دیا۔ پھر وہ قرآن اپنے تمام دلائل سے اس شخص کا رد دے گا، یہاں تک کہ کہا جائے گا: (اے قرآن) اب جو تیری مرضی! پھر قرآن اس شخص کے ہاتھ کو پکڑے گا اور اس کو چھوڑے گا نہیں یہاں تک وہ اسے ناک کے بل دوزخ میں پھینک دے گا۔ پھر ایک نیک شخص کو پیش کیا جائے گا جو قرآن کا صحیح طریقے سے حامل ہو گا اور اس کے احکامات کی حفاظت کی ہو گی، قرآن اس شخص کے حق میں جھگڑے گا اور کہے گا: اے ربّ! تو نے اس کو میری تعلیم دی تھی، اور اس نے میرے حدود کو محفوظ رکھا، میرے فرائض کو ادا کیا، میری نافرمانی سے بچا، اور میری اطاعت کی۔ پھر وہ قرآن اپنے تمام دلائل اس کے حق میں دے گا یہاں تک کہ کہا جائے گا: (اے قرآن) اس کے بارے میں جو تیری مرضی ہو! پھر قرآن اس شخص کا ہاتھ پکڑے گا اسے چھوڑے گا نہیں یہاں تک وہ اس کو سب سے خوبصورت پوشاک پہنائے گا، اس پر بادشاہ کی تاج کو رکھے گا اور اس کو (جنت کا) شراب پلائے گا۔ ([108])

4. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت معروف کرخی علیہ الرحمہ سے مروی ہے، بیان کرتے ہیں کہ شیخ بن خُنیس نے فرمایا: جہنم میں ایک وادی ایسی ہے جس سے جہنم ہر دن سات مرتبہ پناہ مانگتی ہے، اور ان وادی میں ایک گڑھا ہے جس سے وہ وادی اور جہنم ہر دن سات مرتبہ پناہ مانگتی ہیں۔ اس گڑھے میں ایک بڑا سانپ ہے جس سے وہ گڑھا، وادی، اور جہنم ہر دن سات مرتبہ پناہ مانگتی ہیں۔ یہ (عذاب) سب سے پہلے قرآن کے حاملین میں جو

108: جمع الجوامع المعروف بہ «الجامع الکبیر» جلد 13 صفحہ 358، حدیث نمبر: 82902۔

فاسق تھے ان سے شروع ہو گا، وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! بُت پرستوں سے پہلے (یہ عذاب) ہم سے کیوں شروع کیا گیا؟ ان سے فرمایا جائے گا: جو جانتے ہیں وہ ان لوگوں کی طرح نہیں ہیں جو نہیں جانتے۔ (109)

5. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ ابن ابی مطیع سے مروی ہے، کہتے ہیں میں نے شیخ ایوب سختیانی علیہ الرحمہ کو فرماتے ہوئے سنا: فاسق وفاجر قاری (قرآن پڑھنے والے) سے زیادہ خبیث کوئی نہیں ہے۔ (110)

6. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حزم قطعی سے مروی ہے، کہتے ہیں میں نے شیخ مالک بن دینار علیہ الرحمہ کو فرماتے ہوئے سنا: میرے نزدیک فاسق وفاجر قاری سے زیادہ ڈرا جائے بنسبت اس فاجر کے جو اعلانیہ گناہ کرتا ہے اس لئے یہ فاجر گناہ کی زیادہ گہرائی میں نہیں ہے۔ (111) (اور قاری کہ وہ علم ہوتے ہوئے گناہ کر رہا ہے)

7. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ عبد الصمد بن یزید سے مروی ہے، کہتے ہیں میں نے حضرت فضیل بن عیاض علیہ الرحمہ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو اس لئے ہی نازل کیا کہ اس پر عمل کیا جائے، اور لوگوں نے قرآن کی تلاوت کو معمول بنالیا، ان سے پوچھا گیا: قرآن پر عمل کیسے کیا جائے؟ آپ علیہ الرحمہ نے فرمایا: قرآن کے حلال کو حلال جانا جائے اور حرام کو حرام مانا جائے، اس کے احکامات کی پیروی کی جائے اور اس میں

---

109: شعب الایمان جلد 3 صفحہ 315۔

110: الزھد لابی حاتم صفحہ 56، حدیث نمبر: 49۔

111: الزھد لابی حاتم صفحہ 55 حدیث نمبر: 48۔

جن چیزوں سے روکا گیا ہے ان سے روکا جائے اور اس کی عجیب و غریب باتوں پر غور و فکر کیا جائے۔

8. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ شیخ ابو رزین سے مروی ہے، وہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان "یَتۡلُوۡنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ"([112]) (وہ اس کی تلاوت کرتے ہیں جیسا تلاوت کرنے کا حق ہے) کے بارے میں فرماتے ہیں: (اس سے مراد یہ ہے) کہ وہ اس قرآن کی پیروی کرتے ہیں جیسے پیروی کرنے کا حق ہے اور اس قرآن پر عمل کرتے ہیں جیسے عمل کرنے کا حق ہے۔([113])

9. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان "یَتۡلُوۡنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ"[114] (وہ اس کی تلاوت کرتے ہیں جیسا تلاوت کرنے کا حق ہے) کی تفسیر میں فرماتے ہیں: وہ اس قرآن کی پیروی کرتے ہیں جیسے پیروی کرنے کا حق ہے۔ ([115])

## باب (نمبر 5)

## بغیر عبادت کے تَفَقُّہ و علم حاصل کرنے کی مذمت کے بارے میں باب

10. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ امام اوزاعی سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ مجھے ایک قول کے بارے میں خبر دی گئی کہ " وہ لوگ جو

---

112: البقرۃ: آیت: 121

113: تغلیق التعلیق علی صحیح البخاری جلد 5 صفحہ 369۔

114: البقرۃ: آیت: 121

115: فضائل القرآن لابی عبید صفحہ 130۔

عبادت کے بغیر علم حاصل کرتے ہیں، اور وہ لوگ جو شبہات کی بناء پر حرام چیزوں کو حلال سمجھتے ہیں ان کے لئے ہلاکت وتباہی ہے۔"(116)

11. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ بکّار بن عبد اللہ سے مروی ہے، کہتے ہیں میں نے وھب بن مُنبّہ کو فرماتے ہوئے سنا: جس چیز کی وجہ سے اللہ تعالی بنی اسرائیل کے علماء کی مذمت کی، اس (مذمّت میں ان سے یہ) فرمایا: کیا تم علم دین کو دین کے بغیر حاصل کرتے، اور عمل کے بغیر علم حاصل کرتے ہو؟ اور تم آخرت کے عمل سے دنیا کو خریدتے ہو؟ تم بھیڑ کی کھال میں چھپے ہوئے بھیڑیوں کی طرح ہو، تم اپنے پینے کے پانی میں سے ذرّات چھانتے ہو، اور تم پہاڑوں جتنا حرام مال نگل لیتے ہو۔ تم لوگوں پر دین کو اتنا بوجھل بناتے ہو جتنا پہاڑوں کا بوجھ ہوتا ہے، اور تم چھنگلی کی انگلی اُٹھا کر بھی ان کی مدد نہیں کرتے۔ تم نمازوں کو طویل کرتے ہو اور کپڑے کو سفید کرتے ہو، اور یتیموں اور بیوہ خواتین کا مال ہڑپ کرتے ہو، (پھر اللہ تعالی نے فرمایا) میری عزّت وجلال کی قسم! میں تمہیں ایسے فتنہ میں مبتلا کروں گا کہ اس میں ہر صاحب عقل کا ذہن گم ہو جائے گا، اور حکیم کی حکمت بھی گم ہو جائے گی۔(117)

12. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ امام شعبی علیہ الرحمہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ ہم فقہاء نہیں ہیں، البتہ ہم حدیث کو سن لیتے ہیں پھر اسے روایت کرتے ہیں، فقہاء میں وہ شامل ہے جو علم حاصل کر کے اس پر عمل کرے۔(118)

---

116: سنن دارمی جلد 1 صفحہ 289، حدیث نمبر: 193۔

117: الزھد والرقائق لابن المبارك جلد 1 صفحہ 161، حدیث نمبر: 470۔

118: سیر اعلام النبلاء جلد 4 صفحہ 303۔

13. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ امام اوزاعی علیہ الرحمہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ جب اللہ کسی قوم کے ساتھ برائی کا ارادہ کرتا ہے تو وہ ان پر بحث ومباحثہ کو کھول دیتا ہے اور عمل کرنے سے روک دیتا ہے۔([119])

14. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم البکاء سے مروی ہے، فرماتے ہیں، میں نے معروف بن فیروز کرخی کو کہتے ہوئے سنا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے لیے عمل کا دروازہ کھول دیتا ہے اور بحث ومباحثہ کا دروازہ بند کر دیتا ہے، اور جب اللہ کسی بندے کے ساتھ برائی کا ارادہ کرتا ہے تو وہ اس کے لیے بحث ومباحثہ کا دروازہ کھول دیتا ہے اور عمل کا دروازہ بند کر دیتا ہے۔([120])

15. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ ابو نعیم فضل بن دکین سے مروی ہے، فرماتے ہیں، میں زفر کے پاس گیا جب کہ ان کی سانسیں گلے میں گھٹ رہی تھیں، تو انہوں نے اپنا سر میری طرف اُٹھایا اور مجھ سے کہا: اے ابو نعیم! میری یہ تمنا ہے کہ یہ دنیا جس میں ہم موجود ہیں کاش کہ یہ ایک تسبیح ہوتی۔([121])

## باب (نمبر 6)

## اس باب میں فخر کرنے، مجالس قائم کرنے اور حدیث کو روایت کر کے

---

119: شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة جلد 1 صفحه 164، حديث نمبر: 296۔

120: الحجة في بيان المحجة جلد 2 صفحه 488۔

121: یعنی اس میں صرف اللہ کی تسبیح یعنی عمل ہی عمل ہوتا ہے۔

پیروکار اور اصحاب (مرید) بنانے کے لئے علمِ حدیث کے طلب کی کراہیت کو بیان کیا گیا ہے۔

16. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ عائذ اللہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں، وہ شخص جو احادیث کی کھوج اس لئے لگاتا ہے تا کہ وہ ان کو (صرف) بیان کرے تو وہ جنت کی خوشبو نہیں پائے گا۔ ([122])([123])

17. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ خالد بن حارث ہُجَمی سے مروی ہے، کہتے ہیں کہ ابن شُبْرُمَہ سے کہا گیا کہ آپ حدیث بیان کریں آپ کو اجر و ثواب ملے گا، تو وہ کہنے لگے۔

يُمَنُّونِيَ الأَجْرَ الجَزِيلَ وَلَيْتَنِي ... نَجَوْتُ كَفَافاً لَا عَلَيَّ وَلَا لِيَا

وہ مجھے اجر عظیم دے کر مجھ پر احسان کرنا چاہتا ہے کاش کہ میں اس سے اس طرح نجات حاصل کرلوں کہ نہ مجھے کوئی نقصان ہو اور نہ ہی کوئی فائدہ۔ ([124])

18. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ ابو مسہر عبد الاعلی بن مسہر سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ (کچھ) مُحدثین نے جب امام اوزاعی کے پاس صبح سویرے آئے تو امام اوزاعی ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے۔

كَم مِن حَرِيصٍ جَامِعٍ جَاشِعٍ ... ليس بمنتفعٍ ولا نَافِعٍ

کتنے ہی حریص اور لالچی لوگ ہیں جو (حدیث کو تو) جمع کرتے رہتے (لیکن) نہ وہ خود فائدہ اٹھاتے ہیں اور نہ ہی دوسروں کو فائدہ دیتے ہیں۔ ([125])

---

122 : یعنی حدیث کو صرف اس لئے طلب کرتا ہے کہ وہ اس کو بیان کرے اور تقاریر کرتا پھرے اس پر خود عمل نہ کرے۔

123 : تاریخ دمشق جلد83 صفحہ 98۔

124 : شعب الایمان جلد3 صفحہ 317، حدیث نمبر: 1762۔

19. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ اسحاق بن ابراہیم طبری سے مروی ہے، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت فضیل علیہ الرحمہ کو فرماتے ہوئے سنا: " اگر تم مجھ سے دینار طلب کرتے تو یہ بات میرے لیے اس سے آسان ہوتا کہ تم مجھ سے احادیث طلب کرو۔ میں نے کہا: اگر تم مجھ سے احادیث سے ایسے فوائد بیان کرو جو میرے پاس نہیں ہیں، تو وہ میرے لیے زیادہ پسندیدہ ہوں گے اس بات سے کہ تم مجھے ان کے برابر دینار عطا کرو۔ تو حضرت فضیل کہنے لگے: تم ایک گرویدہ انسان ہو، اللہ تعالیٰ کی قسم! تم نے جو کچھ سنا ہے اگر تم نے اس پر عمل کیا ہوتا تو تم اس میں اتنا مشغول ہوتے کہ جو تم نے سنا نہیں ہے اس کی تمہیں طلب نہیں ہوتی۔ پھر آپ نے فرمایا: میں نے سلیمان بن مہران کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جب تمہارے سامنے کھانا ہو جسے تم کھا رہے ہو اور تم ایک لقمہ اٹھا کر اسے اپنے پیچھے پھینک دو، اور اسی فعل کو تم دہراتے ہو تو تم کب سیر اب ہو نگے ؟ (126)(127)

20. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ عبید اللہ بن عمر قواریری سے مروی ہے، فرماتے ہیں: میں نے حضرت سفیان بن عیینہ کے ایک چھوٹے بچے کو دیکھا جو حضرت فضیل کے پاس آیا، حضرت فضیل نے اس سے کہا:

---

125: مختصر تاریخ دمشق جلد 14 صفحہ 332۔

126: یعنی جب تم کھانے کو یوں اپنے پیٹھ پیچھے پھینکتے رہو تو تم سیر اب نہیں ہوسکتے یونہی جب تک تم علم حاصل کرتے ہو اور اس پر عمل نہ ہو تو علم کے بارے میں تمہارا بھی یہی حال ہو گا کہ صرف اس کو جمع کرتے رہو گے۔

127: حلیۃ الاولیاء جلد 8 صفحہ 87۔

کیا تمہارے گھر میں جو برائی ہے وہ کافی نہیں ہے،([128]) یہاں تک تم یہاں (حدیث سننے کے لئے) آ گئے۔

21. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ خالد بن خِداش سے مروی ہے، کہتے ہیں حضرت فضیل نے مجھ سے کہا: تم (حضرت) سفیان (بن عیینہ) کے پاس جاتے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ تو حضرت فضیل نے کہا: وہ بندہ کمال کا ہے کاش کہ وہ صاحب حدیث نہ ہوتے۔([129])

22. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِؒ سے مروی ہے، کہتے ہیں: میں نے حضرت سفیان ابن عُیَیْنَہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر مجھ سے یہ کہا جائے کہ تم نے علم حدیث کو کیوں طلب کیا، تو میں نہیں جانتا کہ کیا کہوں۔([130])

---

128: یعنی حضرت سفیان سے جو احادیث سنی ہے پہلے ان پر عمل کرو کیا تمہیں وہ احادیث عمل کے لحاظ سے کافی نہیں ہے۔

129 : یہ روایت اور اس سے پہلی والی روایت میں جو حضرت فضیل بن عیاض علیہ الرحمہ نے حضرت سفیان بن عیینہ کے لئے کہی۔ اس سے حضرت سفیان پر جرح ثابت نہیں ہوتی اور نہ ہی اس سے مقصود ان پر کوئی عیب لگانا ہے کیونکہ حضرت سفیان بن عیینہ کا شمار ثقہ ائمہ میں ہوتا ہے اور امام شافعی جیسے ائمہ سے ان کی مدح منقول ہے۔ دراصل حضرت فضیل بن عیاض کا شمار ابدالوں میں ہوتا ہے۔ اور وہ چھوٹی چھوٹی باتوں کو بارے میں بھی یہ سمجھتے تھے کہ ایک محدث کو یہ نہیں کرنا چاہیئے۔ اور حضرت فضیل کا ایسا کرنا احتیاط کی بنا پر تھا کیونکہ آپ علیہ الرحمہ کثرت روایت کو ناپسند کرتے تھے کم روایت کرنے کو پسند کرتے تھے پھر اس پر عمل کی ترغیب دیتے تھے اور حضرت سفیان بن عیینہ احادیث زیادہ روایت کرتے تھے اس بنیاد پر تاکہ احادیث کا ذخیرہ امت تک پہنچے وگرنہ عمل وہ خود بھی کرتے تھے۔ چونکہ دونوں کا نظریہ مختلف تھا تو حضرت فضیل ان کے اس عمل کو اپنے نظریہ کے مطابق برا جانتے تھے اس لئے حضرت فضیل علیہ الرحمہ نے ایسا کیا۔

130: الزھد الکبیر للبیہقی جلد 1 صفحہ 241۔

23. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ الغلابی سے مروی ہے، کہتے ہیں: ایک شخص نے حضرت سفیان ابن عُیَیْنَہ سے حدیث کی اسناد کے بارے میں پوچھا، تو آپ علیہ الرحمہ نے فرمایا: "تم اس کے اسناد کا کیا کروگے؟ تم تک تو اس کی حکمت پہنچ چکی ہے اور تم پر اس کی نصیحت لازم ہو چکی ہے۔

24. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ ابو زید عمر بن شَبَّہ سے مروی ہے، کہتے ہیں: خَلاَّد بن یزید اَرقط نے مجھ سے بیان کیا، ابو زید جب خلاد کا ذِکر کرتے تو ان کی عظمت اور بزرگی کی تعریف کرتے ہوئے کہتے: وہ عظیم پہاڑوں کی مانند بلند مرتبہ اور نیک تھے۔ انہوں (خلاد بن یزید) نے کہا: میں سفیان بن عُیَیْنہ کے پاس آیا، تو انہوں نے فرمایا: تمہیں جہالت ہی یہاں لائی ہے نہ کہ علم کی طلب نے۔ اگر تمہارے ہمسایے تمہارے علم پر قناعت کرتے تو ان کے لیے کافی ہوتا۔ پھر انہوں نے مکہ کے میدان کی مٹی کو ڈھیر کیا، پھر اپنی اُنگلی سے اسے چاک کیا اور (ایک حصے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) فرمایا: یہ علم ہے، تم نے اس کا آدھا حصہ لیا ہے اور باقی نصف کے لیے آئے ہو۔ اگر تم سے پوچھا جائے کہ بھلا جو تم نے جو لیا ہے کیا اس پر عمل کیا؟ تو اگر سچ بولو گے، تو کہو گے! نہیں، پھر تم سے کہا جائے گا: پھر تمہیں مزید کیا ضرورت ہے کہ اس کے ذریعے تم اپنی جان پر بوجھ ڈالو؟ جو تم نے پہلے لیا، اس پر عمل کرو۔

25. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ نُعَیم بن حماد سے مروی ہے، کہتے ہیں: میں نے یا کسی شخص نے حضرت سفیان بن عیینہ سے سوال کیا: عالم کون ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: عالم وہ ہے جو ہر حدیث کو اس کا حق دے[131]۔[132]

131: اور حدیث کا حق یہ ہے کہ اس پر عمل کیا جائے۔

26. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ عبید اللہ بن موسیٰ سے مروی ہے، کہتے ہیں: حضرت سفیان ثوری فرماتے ہیں: میں تمنا کرتا ہوں کہ میں نے حدیث کا علم طلب نہ کیا ہوتا اور میرا ہاتھ یہاں سے کاٹ دیا جاتا، نہیں بلکہ یہاں سے کاٹ دیا جاتا، آپ نے اپنی ہتھیلی پھر کندھے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ فرمایا۔([133])

27. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حجاج بن محمد سے مروی ہے، کہتے ہیں: حضرت سفیان ثوری فرماتے ہیں کہ لوگوں نے (طلبِ) حدیث پسند کر لیا اور عمل کو چھوڑ دیا۔([134])

28. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ شعیب بن حرب سے مروی ہے، کہتے ہیں: میں نے حضرت سفیان کو فرماتے ہوئے سنا: کسی کی طرف خط بھیجتے ہوئے آپ نے فرمایا: یہاں تک کہ جو تم جانتے ہو اس پر عمل کرو پھر میرے پاس آنا تو میں تم سے حدیث بیان کروں گا۔

29. شعیب بن حرب ہی کہتے ہیں: میں نے حضرت سفیان کو فرماتے ہوئے سنا: لوگ اپنے کپڑوں کو گندا کرتے ہیں پھر کہتے ہیں کہ آپ لوگ آکر اس کو دھولیں۔([135])

---

132: جامع بیان العلم وفضلہ جلد 2 صفحہ 816، حدیث نمبر: 1528۔

133: تاریخ الاسلام للذہبی جلد 10 صفحہ 229۔

134: الزھد والرقائق لابن المبارک جلد 1 صفحہ 109، حدیث نمبر: 324۔

135: کپڑوں کو گندا کرنے سے مراد معصیت میں پڑنا ہے یعنی لوگ علم پر عمل نہیں کرتے ہیں گناہوں میں مشغول رہتے ہیں پھر ہمیں کہتے ہیں کہ آپ آکر دھولیں، اس سے مراد مزید علم حاصل کرنا ہے۔

30. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ یحیی بن سعید سے مروی ہے، کہتے ہیں: مجھے حضرت سفیان پر آخرت میں کسی چیز کا خوف نہیں ہے سوائے ان کی حدیث سے محبت کے۔[136][137]

31. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ ابو قطن سے مروی ہے، کہتے ہیں: میں نے ابن عون کو فرماتے ہوئے سنا: میری یہ تمنا ہے کہ کاش کہ میں علم سے چھٹکارا پالوں۔[138][139]

32. ابو قطن فرماتے ہیں کہ امام شعبہ نے فرمایا: میں کسی ایسی چیز پر قائم نہیں ہوں جس کے بارے میں مجھے یہ خوف ہو کہ وہ مجھے جہنم میں داخل فرمائے گی سوائے حدیث کے۔[140][141]

33. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ ابو بکر اثرم سے مروی ہے، کہتے ہیں: میں نے ابو عبد اللہ امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ کو فرماتے ہوئے سنا: انہوں نے امام شعبہ کا قول "مجھے حدیث کے سوا کسی چیز کے بارے میں خوف

---

136: حدیث سے جو ان کی محبت ہے اس کا مجھے خوف ہے کہیں کہ ان سے سوال نہ ہو کہ تم نے حدیث کو تو بہت زیادہ طلب کیا آیا کما حقہ پہلی حدیث پر عمل کرنے کے بعد طلب کیا یا نہیں؟

یہ ہمارے ائمہ با عمل لوگ تھے اس کے باوجود طلب حدیث پر بھی ان کے خوف کا عالم یہ ہے کہ جبکہ ہماری حالت ان کے بالکل برعکس ہے۔ اللہ تعالی ہر ا ایک کو اپنے علم پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

137: العلل ومعرفة الرجال جلد 2 صفحہ 445، حدیث نمبر: 2971۔

138: تاکہ علم پر عمل نہ کرنے کے حوالے سے جو وعیدات ہیں ان سے بچ جاؤں۔

139: شعب الایمان جلد 3 صفحہ 317، حدیث نمبر: 1761۔

140: کہ کہیں مجھ سے سوال نہ ہو کہ تم نے اس پر کما حقہ کتنا عمل کیا۔ یہ امام شعبہ کا زھد و تقوی ہے وگرنہ حدیث پر جب عمل ہو تو وہ نجات کا باعث ہے نہ کہ جہنم میں دخول کا سبب ہے۔

141: ایضا، الکمال فی اسماء الرجال جلد 5 صفحہ 407۔

نہیں ہے کہ وہ مجھے جہنم میں داخل کر دے گی" ذکر کیا پھر فرمایا: تم جانتے ہو کہ وہ عمل کرنے میں سچ تھے یا (امام احمد بن حنبل نے) اس سے ملتی جلتی کوئی بات ارشاد فرمائی۔[142] [143]

34. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ شبابہ سے مروی ہے، کہتے ہیں: میں امام شعبہ کے پاس اس دن گیا جس دن ان کا انتقال ہوا، اور وہ رو رہے تھے۔ میں نے ان سے کہا: اے ابو بسطام! یہ پریشانی کیسی؟ خوش ہو جائیں، بے شک اسلام میں آپ کا ایک بلند مقام ہے۔ تو انہوں نے کہا: مجھے چھوڑ دو، میری تو یہ تمنا ہے کہ میں حمام کا ایندھن جلانے والا ہوتا اور میں نے حدیث کو نہ جانا ہوتا[144]۔[145]

35. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ محمد بن ھارون ابو نشیط الحَرانی سے مروی ہے، کہتے ہیں: راستے میں مجھ سے بِشر بن حارث ملے اور مجھے حدیث (پر زیادہ عمل نہ کرکے اس کو زیادہ) طلب کرنے سے اور مُحدِّثین کے پاس جانے سے منع کیا۔ اور کہا کہ میں امام یحییٰ بن سعید قطانی کے پاس گیا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ کہتے ہیں۔ میں اس نوجوان کو پسند کرتا ہوں اور ان سے نفرت کرتا ہوں۔ ان سے پوچھا گیا؟ آپ اسے پسند کیوں کرتے ہیں اور اس سے نفرت کیوں کرتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: میں ان کو ان کے مذہب (دینداری) کی وجہ پسند کرتا ہوں اور ان

---

142: یعنی عمل میں صادق ہونے کے باوجود انہوں نے یہ فرمایا اور یقینا یہ ان کا تقوی ہے۔

143: سوالات الاثرم لاحمد بن حنبل جلد1 صفحہ 41۔

144: یعنی بہت زیادہ اس میں مشغول نہ ہوتا کیونکہ ہر علم کے بارے میں سوال ہونا ہے، کم پر اکتفاء کر کے اس پر عمل کو مزید پختہ کرتا۔ یہ ان کا زھد و تقوی ہے کہ با عمل ہونے کے باوجود اتنا خوف خدا۔

145: حلیۃ الاولیاء جلد7 صفحہ 156۔

کے حدیث کو طلب کرنے کی وجہ سے ان سے نفرت کرتا ہوں([146])۔([147])

36. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ بشر بن حارث سے مروی ہے، فرماتے ہیں: اگر تم چاہتے ہو کہ تو حدیث سے نفع حاصل کرو تو پھر تم حدیث کو کثرت سے طلب نہ کرو اور اصحاب حدیث کی مجالس میں (زیادہ) مت بیٹھو۔([148])

37. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ اسحاق بن ضیف سے مروی ہے، کہتے ہیں کہ شیخ بشر بن حارث نے مجھ سے فرمایا: بے شک تم نے میری صحبت میں بہت وقت گزارا ہے اور مجھے تم سے ایک بات کہنی ہے۔ تم مُحدِّثین میں سے ہو، اور مجھے ڈر ہے کہ تم میرے دل کو خراب نہ کردو، اس لیے میں پسند کرتا ہوں کہ تم دوبارہ میرے پاس نہ آؤ۔ پھر میں ان کے پاس دوبارہ نہیں گیا([149])۔([150])

38. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حمزہ بن حسین بن عمر سے مروی ہے، کہتے ہیں کہ میں نے ابراہیم بن ھانی نیساپوری کو فرماتے ہوئے سنا: وہ کہتے ہیں کہ میں نے بشر بن حارث کو فرماتے ہوئے سنا: میرا حدیث کے ساتھ کیا

---

146 : ان روایات میں ذکر حدیث کا آرہا ہے مراد مطلقا علم ہے کہ علم پر عمل زیادہ کیا جائے اور مزید کی طلب اس وقت ہو جب پہلے پر عمل ہو، یہ روایات اسی بات پر تنبیہ کرنے کے لئے ہیں۔

147 : تاریخ دمشق جلد10 صفحہ186۔

148 : بلکہ پہلے جو حدیث حاصل کر چکے ہو اس پر عمل کرو اس کے بعد دوسری حدیث کو طلب کرو۔ وہ تمام روایات میں جن آیا ہے کہ حدیث طلب مت کرو یا حدیث طلب کرنے والے کو برا جانا ہے ان تمام میں یہی مراد ہے کہ پہلی حدیث پر عمل کرو پھر حدیث طلب کرو۔

149: ممکن ہے عمل میں تھوڑی بہت کوتاہی دیکھی ہو تو یہ فرمایا ہو۔

150 : بغیۃ الطلب فی تاریخ حلب جلد3 صفحہ592۔

تعلق؟ میرا حدیث کے ساتھ کیا تعلق؟ یہ تو ایک آزمائش ہے، سوائے اس شخص کے لیے جس کے بارے میں اللہ خیر کا ارادہ فرمائے ([151])۔

ابراہیم بن ھانی نیساپوری مزید فرماتے ہیں کہ بشر بن حارث نے فرمایا: لوگ کہتے ہیں کہ میں طلبِ حدیث سے روکتا ہوں، جو شخص حدیث پر عمل کرے اس کے لئے میں ایسی کسی چیز کا قائل نہیں ہو جو حدیث سے افضل ہو، البتہ جب وہ حدیث پر عمل نہ کرے تو حدیث کا ترک (حدیث کو طلب کرنے سے) افضل ہے۔([152])

39. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حمزہ بن حسین بن عمر سے مروی ہے، کہتے ہیں: میں نے بشر بن حارث سے کہا: کیا میں ابو الولید الطیالسی کو آپ کی طرف سے سلام پہنچادوں؟ اور میرا البصرہ جانے کا ارادہ تھا۔ تو انہوں نے مجھ سے کہا: ابو الولید بھی مر جائیں گے اور تم بھی مر جاؤ گے۔ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ یہ کہا جائے: اس نے (حدیث) سماعت کی؟ تم نے سماعت کرلی ہے، (پہلے) تم اس پر نظر ڈالو جو تم نے سنا ہے، کیونکہ اگر تم نے اس پر عمل نہ کیا تو قیامت کے دن یہ تمہارے لیے وبال بن جائے گا۔

40. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ محمد بن ایوب سے مروی ہے، کہتے ہیں: ایک دن ابو الولید نے فرمایا: یہ لوگ ان احادیث کے ذریعے صرف کثرت چاہتے ہیں حالانکہ تھوڑا علم اس شخص کے لئے کافی ہے جو اللہ تعالیٰ

---

151: یعنی جب صرف حدیث کی طلب میں کثرت ہو اور عمل نہ ہو تو یہ پھر ایک آزمائش ہے، اور اس طرح طلب حدیث کی آزمائش مال اور اولاد کے آزمائش سے بھی زیادہ خطرناک ہے، البتہ جب عمل ہو تو پھر بیڑا پار ہے، تو جس نے طلب کے ساتھ ساتھ عمل بھی کیا تو سمجھ لو کہ رب کریم اس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرمادیا ہے۔

152: بحمد تعالیٰ پچھلی روایات میں جو معنی و مفہوم ہم نے بیان کیا، اس روایت سے وہ معنی و مفہوم بھی واضح ہو گیا کہ حضرت بشر بن حارث کی مراد بھی یہی ہے۔ وللہ الحمد۔

ڈرتا ہے۔ یا آپ نے اس کے قریب قریب کوئی بات ارشاد فرمائی۔ پھر فرمایا: ان لوگوں میں سے ایک مسند اور اس طرح دیگر مجموعے جمع کرتا ہے تاکہ لوگوں کے چہرے اپنی طرف پھر دے۔ اور اسی طرح کی اور (عمل پر ابھارنے والی) باتیں آپ نے بیان فرمائی۔

41. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ ابو بکر بن عبد اللہ بن جعفر سے مروی ہے، کہتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ کو فرماتے ہوئے سنا: امام احمد بن حنبل سے ایسے شخص کے بارے میں سوال ہوا جو حدیث کو لکھتا ہے اور اس لکھنے میں کثرت سے کام لیتا ہے تو امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ نے فرمایا: اس کو چاہیے وہ جس طرح طلبِ حدیث زیادہ کرتا ہے اتنی مقدار وہ حدیث پر عمل کرنے میں بھی کثرت سے کام لے۔ پھر فرمایا: علم کا راستہ مال کے راستے کی طرح ہے، مال جب زیادہ ہوتا ہے تو اس کی زکوۃ بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔([153])
(یونہی علم جتنا زیادہ ہوگا تو اس کی زکوۃ یعنی عمل میں بھی اتنی زیادتی ہوگی)

امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم بن اسماعیل بن مجمّع سے مروی ہے، کہتے ہیں: ہم حدیث کو یاد رکھنے میں اس پر عمل کرنے کے ذریعے مدد لیا کرتے تھے۔([154])

153: طبقات الحنابلہ لابن ابی یعلی جلد 1 صفحہ 118۔

154: سبعة مجالس من أمالي أبي طاهر المخلص صفحہ 74، حدیث نمبر: 47۔

# باب (7)

# تکبر و غرور پیدا ہونے کی وجہ سے بعض ائمہ کا علم نحو کے سیکھنے کو ناپسند کرنے کے بارے میں باب

98. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ ضحاک بن ابی خوشب سے مروی ہے، کہتے ہیں: میں نے قاسم بن مُخَیمِرہ کو فرماتے ہوئے سنا: علم نحو کو سیکھنے کا آغاز مشغولیت ہے اور اس کا اختتام سرکشی (تکبر و غرور) ہے۔([155])([156])

99. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ ابراہم بن ادہم سے مروی ہے وہ امام مالک بن دینار سے روایت کرتے ہیں: آپ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: تم اس شخص سے ملتے ہو جو حرف میں تو غلطی نہیں کرتا (مگر) اس کا عمل سارا کا سارا غلط ہوتا ہے۔([157])([158])

100. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن خُنَیق سے مروی ہے، کہتے ہیں: میں نے اہل دمشق میں سے ایک شیخ کو کہتے ہوئے سنا کہ حضرت ابراہیم بن ادہم فرماتے ہیں کہ ہم نے کلام میں (درست) اعراب لگایا تو ہم

---

155 : یعنی علم نحو کا سیکھنا تو شروع میں انسان کو علم میں مشغول کر دیتا ہے لیکن اگر اس کو سیکھنے سے مقصد قرآن و حدیث اور دیگر علوم سمجھنا نہ ہو بلکہ علمی برتری حاصل کرنا ہو تو پھر اس کا نتیجہ تکبر و غرور ہو سکتا ہے۔

156 : تاریخ دمشق جلد 24 صفحہ 267۔

157 : امام مالک بن دینار نے یہاں ان لوگوں پر تنقید کر رہے ہیں جو علم نحو میں تو ماہر ہے مگر دینی حوالے سے بے عمل ہے اپنے علم پر عمل نہیں کرتے۔ اور تنبیہ فرما رہے ہیں کہ کیا تم ایسے بندے سے ملتے ہو۔

158 : مسند إبراهيم بن أدهم الزاهد صفحہ 33، حدیث نمبر 24۔

غلطی نہیں کرتے۔ ہم نے اعمال میں غلطی کی تو ہم اعراب لگا کر (اس غلطی کو) درست نہیں کرسکتے ([159])۔ ([160])

101. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ الصُّولی سے مروی ہے، کہتے ہیں: کسی زاہد نے مجھے کہا:

لَمْ نُؤْتَ مِنْ جَهْلٍ وَلَكِنَّنَا ... نَسْتُرُ وَجْهَ الْعِلْمِ بِالْجَهْلِ

ہمیں جہالت نہیں دی گئی لیکن ہم (علم حاصل نہ کرکے جہالت میں رہ کر) علم کے چہرے کو جہالت سے چھپاتے ہیں۔

نَكْرَهُ أَنْ نَلْحَنَ فِي قَوْلِنَا ... وَلَا نُبَالِي اللَّحْنَ فِي الْفِعْلِ

ہم اپنی باتوں میں غلطی کرنے کو ناپسند کرتے ہیں لیکن اپنے عمل میں غلطی کی پرواہ نہیں کرتے۔ ([161])

102. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ علی بن نصر سے مروی ہے، وہ اپنے والد سے راوی ہے۔ میں نے خلیل بن احمد کو خواب میں دیکھا تو اپنے خواب میں نے کہا کہ خلیل سے زیادہ سمجھدار میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔ پھر میں نے (ان سے) کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ فرمانے لگے: جس حالت میں ہم ہیں کیا تم دیکھ نہیں رہے ؟ اور حقیقت یہ ہے کہ ان کلمات " سبحان اللہ، والحمد للہ، ولا الہ الا اللہ، واللہ اکبر" (اللہ تعالیٰ کی پاکی ہے، تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ

---

159 :یعنی عبارت پر اعراب لگا کر تو غلطی سے بچا جاسکتا ہے لیکن علم پر عمل نہ کرکے غلطی کرنے کے بعد اس کو اعراب لگا کر درست نہیں کیا جاسکتا۔ تو اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ علم پر عمل کرنا ضروری ہے، صرف علم نحو حاصل کرکے اپنے آپ کو بڑا عالم نہیں سمجھنا چاہئے بلکہ اس علم پر عمل کرنے پر غور کرلینا چاہئے۔

160 : الترغیب والترھیب جلد1 صفحہ119، حدیث نمبر: 112۔

161 : بستان العارفین للنووی صفحہ56۔

کے لئے ہیں، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔) سے زیادہ افضل چیز کوئی نہیں ہے۔ (162)

103. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ علی بن نصر سے مروی ہے، کہتے ہیں: میں نے اپنے والد کو کہتے ہوئے سنا:۔ میں نے خلیل بن احمد کو خواب میں دیکھا تو میں نے ان سے کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا: انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرمائی ہے، میں نے کہا کس سبب سے؟ انہوں نے کہا: لاحول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کی وجہ سے۔ میں نے پوچھا: تم نے اپنے علم کو کیسے پایا یعنی علم عروض، علم ادب اور علم شعر تمہارا کام آیا ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے ان کو بکھرے ہوئے ذرات کی طرح پایا (163) (کہ مجھے ان سے فائدہ نہیں ہوا)۔ (164)

104. امام خطیب بغدادی علیہ الرحمہ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ ہلال بن علاء الباہلی نے ہمیں اپنے اشعار سنائیں:

سَيَبْلَى لِسَانٌ كَانَ يُعْرِبُ لَفْظَةً...... فَيَالَيْتَهُ فِي وَقْفَةِ الْعَرْضِ يَسْلَمُ

عنقریب وہ زبان جو الفاظ کی وضاحت کرتی تھی اور ان پر اعراب لگاتی تھی بوسیدہ ہو جائے گی، کاش وہ پیشی (165) کی حالت میں محفوظ رہے!

وَمَا يَنْفَعُ الْإِعْرَابُ إِنْ لَمْ يَكُنْ تُقًى ...... وَمَا ضَرَّ ذَا تَقْوَى لِسَانٌ مُعْجَمُ

162: الترغیب والترہیب جلد 1 صفحہ 438، حدیث نمبر: 773۔

163 یہ علوم چونکہ دینی نہیں نہیں، دنیاوی ہیں، اس لئے فائدہ حاصل نہ ہوا، ہاں دینی علوم میں کہیں کہیں معاون ضرور ہیں۔

164: بستان العارفین للنووی صفحہ 56۔

165: رب کی بارگاہ میں پیشی کے وقت۔

اگر تقویٰ نہ ہو تو اعراب کیا فائدہ دے گا؟ اور زبان کا مبہم و فصیح ہونا، تقویٰ والے کو نقصان نہیں دے سکتا۔

105. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ محمد بن مثنی بسنار سے مروی ہے، کہتے ہیں: ہم بشر بن حارث کے پاس تھے، اور ان کے ساتھ عباس بن عبد العظیم العنبری بھی تھے، جو مسلمانوں کے سرداروں میں سے تھے۔ انہوں نے بشر سے کہا: 'اے ابا نصر! آپ ایک ایسے شخص ہیں جس نے قرآن پاک کو پڑھ لیا ہے اور حدیث کو لکھنا سیکھ لیا ہے، تو آپ عربی زبان کی وہ چیزیں کیوں نہیں سیکھتے جن سے آپ کو اعرابی غلطیوں کی پہچان حاصل ہو تا کہ آپ اعراب کی غلطیاں نہ کریں؟ بشر نے کہا: اے ابو الفضل! تو مجھے کون سکھائے گا؟ انہوں نے کہا: اے ابو نصر!' میں سکھاؤں گا، بشر نے کہا: تو سکھایئے! تو انہوں نے کہا: آپ کہیے: ضَرَبَ زَیدٌ عَمْرًا۔ [166] بشر نے کہا: اے بھائی! زید نے عمر کیوں مارا؟' بشر نے کہا: اے ابو نصر! اس نے نہیں مارا، یہ تو ایک اصل و قاعدہ ہے جو وضع کیا گیا ہے۔ بشر نے کہا: اس علم کی ابتداء جھوٹ ہے، مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ [167][168]

---

166 : اس کا مطلب ہے زید نے عمر کو مارا۔ اس سے مقصود علم نحو کو سمجھانا ہے کہ فاعل مرفوع ہوتا ہے اور مفعول منصوب ہوتا ہے تو یہاں زید فاعل ہے اور عمر مفعول۔

167 : یہ شیخ بشر بن حارث کا تقوی ہے اور اس بات کی طرف تنبیہ ہے کہ علم نحو کو سیکھ کر اصل یعنی قرآن و حدیث سے منہ نہیں پھیرنا چاہئے، وگرنہ علم نحو کی اہمیت بہت ہے اور اس کے بغیر عربی پڑھنا اور قرآن و حدیث کو سمجھنا ناممکن ہے۔ اور مذکورہ مثال بھی فرضی ہے اور فرضی مثال پر جھوٹ ہونے کا حکم بھی نہیں لگایا جاتا ہے۔ وگرنہ علم نحو کی فضیلت پر تو کتابیں بھی لکھی گئیں ہے اور صحابہ و تابعین سے اس کے فضائل منقول ہیں لہذا شیخ بشر بن حارث کا یہ مقصد نہیں ہو سکتا کہ علم نحو فضول ہے۔

168 : تاریخ دمشق جلد10 صفحہ187۔

106. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ ابو ھارون محمد بن ھارون سے مروی ہے، کہتے ہیں: میں نے ابن ابی اویس کو کہتے ہوئے سنا: عزت و شرف والے لوگوں میں سے ایک شخص آیا جس نے ریشم کا لباس پہنا ہوا تھا، تو شیخ مالک نے اس سے ایسی بات کی جس میں غلطی تھی۔ اس پر اس شخص نے کہا: اس کے والدین کو کیا ہو گیا تھا کہ وہ اس پر دو درہم خرچ کر کے اس کو علم نحو سکھاتے؟ حضرت مالک نے جب صاحبِ شرف کی بات سنی تو فرمایا: "تمہارے لیے یہ بہتر ہے کہ تم یہ جان لو! کہ کون سی چیز پہننا تمہارے لیے حلال ہے اور کون سی چیز حرام ہے، اس کے بجائے کہ تم یہ جانو کہ ضَرَبَ عَبْدُ اللهِ زَيْداً، اور ضَرَبَ زَيْدٌ عَبْدَ اللهِ۔ ([169]) (میں فاعل زید ہے یا عبد اللہ یا مفعول زید ہے یا عبد اللہ)

## باب (نمبر 8)

## آخرت کے معاملے میں دستاویز لینا اور اختیار کرنا

107. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ مطرِّف بن عبد اللہ بن شخیر سے مروی ہے، وہ کہا کرتے تھے کہ میرے بھائیو! عمل میں محنت کرو، کیونکہ اگر معاملہ ویسا ہو جیسا ہم اللہ کی رحمت اور معافی کی امید رکھتے ہیں، تو ہمارے لئے

169: اس روایت سے اس بات پر تنبیہ ہے کہ علم نحو میں لگ جانا اور ماہر بن جانا جبکہ قرآن و حدیث کا کچھ علم نہ ہو اور نہ ہی عمل ہو تو پھر علم نحو کا کوئی فائدہ نہیں اور لہذا اپنے حلال و حرام کو جاننا لازمی ہے علم نحو کے مقابلے میں کیونکہ علم نحو کا سیکھنا تو فرض کفایہ ہو سکتا ہے جبکہ حلال و حرام کا علم تو فرض عین ہے، تو اب ایک شخص کو وضو، نماز وغیرہ کے مسائل معلوم نہ ہو اور علم نحو میں مشغول ہو تو یہ اس کے لئے بہتر و افضل یہی ہے کہ وہ دینی مسائل کو اہمیت دے، ہاں ساتھ ساتھ علم نحو کی طرف توجہ دے اگر اس کا مقصود اس سے قرآن و حدیث کو سمجھنا ہو۔
ان تمام روایات میں علم نحو کی مذمت اسی صورت میں ہے جب اس سے مقصود تکبر و غرور ہو اور عمل میں کوتاہی ہو، اور اگر علم نحو سے قرآن و حدیث کو سمجھنا ہو تو پھر اس علم کو حاصل کرنا قابلِ تحسین ہے، جس پر کئی روایات اور ائمہ کے اقوال موجود ہے۔

جنت میں بلند درجات ہوں گی، اور اگر معاملہ سخت ہو جیسے ہم ڈرتے ہیں اور خوف رکھتے ہیں، تو ہم یہ نہیں کہیں:

رَبَّنَآ أَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ۔ (الفاطر:37)

اے ہمارے رب! ہمیں نکال دے تاکہ ہم اچھا کام کریں اس کے برخلاف جو ہم پہلے کرتے تھے۔ بلکہ ہم یہ کہیں گے: ہم نے عمل کیا تھا، پھر بھی وہ ہمارے لیے فائدہ مند نہ ہوا۔ ([170])

108. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ محمد بن عبد المجید سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت سفیان بن عیینہ کو کہتے ہوئے سنا ایک شخص (ابن عیاش کے آزاد کردہ غلام) نے محمد بن منکدر اور قریش کے ایک اور شخص سے کہا: (عمل کرنے میں) محنت کرو، محنت کرو اور ڈرو، ڈرو، کیونکہ اگر معاملہ ویسا ہو جیسا تم اُمید کرتے ہو، تو جو تم نے پہلے آگے بھیجا تھا (عمل کیا تھا) وہ احسان و کمال ہو گا اور اگر معاملہ ویسا نہ ہو جیسا تم توقع رکھتے ہو، تو تم اپنی جانوں کو ملامت نہیں کرو گے۔ ([171])

109. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ یحییٰ بن حُمَید بن عبد الملک سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: محمد بن نضر حارثی نے اپنے بھائی کو لکھا: اما بعد! تم ایک ایسی دنیا میں ہو جو تیاری کی حالت میں ہے، اور تمہارے سامنے دو منزلیں ہیں، تمہیں ان میں سے ایک میں رہنا پڑے گا۔ تمہارے پاس نہ کوئی امان آئی ہے کہ تم مطمئن ہو جاؤ (تمہیں آخرت کا خوف نہ ہو)، اور نہ ہی تمہارے پاس کوئی بریت (جہنم سے

---

170: محاسبة النفس لابن أبي الدنيا صفحه 105، حديث نمبر: 82۔

171: حاسبة النفس لابن أبي الدنيا صفحه 105، حديث نمبر: 83۔

چھٹکارے کی سند) آئی ہے کہ تم (عمل کرنے میں) کوتاہی کرو۔ السلام علیکم۔([172])

## باب (نمبر 9)

## اعمال ہی زادِ راہ ہیں اور قیامت کے دن فائدہ دینے والے ذخیرے ہیں

110. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ صالح المُری سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: امام حسن بصری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: مومن اپنی قبر میں اپنے کیے ہوئے عمل پر تکیہ کرے گا، اگر عمل اچھا ہو گا تو اچھا بدلہ پائے گا، اور اگر عمل برا ہو گا تو برا بدلہ پائے گا۔ پس اللہ آپ پر رحم کرے، مہلت کے دوران (نیک عمل میں) پہلے کرنے کو غنیمت سمجھو۔([173])

111. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ منصور سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان {وَلَا تَنْسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا}[القصص:77] (تم دنیا سے اپنے حصے میں مت بھولو) سے مراد یہ ہے کہ تم اپنی دنیا میں اپنی عمر سے غافل نہ ہو جاؤ اس میں آخرت کے لئے اعمال (صالحہ) کرو۔([174])

112. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حکم بن سنان سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ تورات میں لکھا ہوا ہے: جس طرح تم بدلہ دیتے ہو، اسی طرح تمہیں بدلہ دیا جائے گا، اور جو تم بوؤ گے وہی تم کاٹو گے۔([175])

---

172: حلیة الاولیاء جلد 8 ص 221۔

173: الزهد لابن أبي الدنيا صفحه 45، حديث نمبر: 58۔

174: المعجم لابن المقرئ صفحه 157، حديث نمبر: 452۔

175: الزهد لابي حاتم صفحه 57، حديث نمبر: 76۔

113. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ اہل بصرہ میں سے ایک شخص نے مجھے یہ اشعار سنائے:

فَمَا لَكَ يَوْمَ الْحَشْرِ شَيْءٌ سِوَى... الَّذِي تَزَوَّدْتَهُ قَبْلَ الْمَمَاتِ إِلَى الْحَشْرِ

قیامت کے دن کچھ بھی تیرے کام نہیں آئے گا سوائے اُس عمل کے جسے تو نے موت سے پہلے حشر تک کے لئے زادِ راہ بنایا۔

إِذَا أَنْتَ لَمْ تَزْرَعْ وَأَبْصَرْتَ حَاصِدًا... نَدِمْتَ عَلَى التَّفْرِيطِ فِي زَمَنِ الْبَذْرِ

جب تو نے بذریعہ عمل کچھ نہ بویا اور فصل کاٹتے وقت تیری نظر پڑی ([176])، تو تو اس وقت پچھتائے گا کہ تو نے بیج ڈالنے کے وقت غفلت برتی۔ ([177])

114. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ شہاب بن عباد کہتے ہیں: حضرت سفیان اعشٰی کے اشعار کو پڑھا کرتے تھے۔

إِذَا أَنْتَ لَمْ تَرْحَلْ بِزَادٍ مِنَ التُّقَى... وَلَاقَيْتَ بَعْدَ الْمَوْتِ مَنْ قَدْ تَزَوَّدَا

اگر تو نے تقویٰ کا زادِ راہ نہیں لیا اور موت کے بعد اُن لوگوں سے ملاقات کی جو تقویٰ کے زاد سے آراستہ تھے

نَدِمْتَ عَلَى أَلَّا تَكُونَ كَمِثْلِهِ... وَأَنَّكَ لَمْ تُرْصِدْ بِمَا كَانَ أَرْصَدَا

تو تو پچھتائے گا کہ تُو اُن کی طرح کیوں نہ تھا اور تُو نے وہ چیز تیار کیوں نہ کی جو انہوں نے کی۔ ([178])

115. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ امام حسن بصری علیہ الرحمہ اس شعر کو صبح و شام پڑھتے تھے:

---

176: کہ عمل کرنے والوں کو ان کا ثواب دیا جارہا ہے۔

177: المجالسة وجواهر العلم جلد2 صفحه313، حديث نمبر: 479۔

178: السيرة النبوية المعروف بسيرة ابن هشام جلد1 صفحه387۔

يَسُرُّ الْفَتَى مَا كَانَ قَدَّمَ مِنْ تُقًى ... إِذَا عَرَفَ الدَّاءَ الَّذِي هُوَ قَاتِلُهُ

نوجوان کو وہ عمل خوش کرتا ہے جو اس نے تقویٰ کی صورت میں پہلے کیا ہو، جب وہ اس بیماری کو پہچان لے جو اس کو ہلاکت کردینے والی ہے۔ (179)

116. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ عباس بن محمد سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ یحیٰ بن معین نے (ہم سے) اس شعر کو بیان کیا:

وَإِذَا افْتَقَرْتَ إِلَى الذَّخَائِرِ لَمْ تَجِدْ ... ذُخْرًا يَكُونُ كَصَالِحِ الْأَعْمَالِ

اور جب تجھے ذخائر کی ضرورت پیش آئے گی تو تو ایسا کوئی ذخیرہ نہ پائے گا جو اچھے اعمال کی مانند ہو۔ (180)

یحیٰ بن معین فرماتے ہیں کہ یہ شعر اخطل کا ہے۔

## باب (نمبر 10)

## اس بارے میں کہ جوانی، صحت، فراغتِ وقت اور نیک اعمال کی طرف جلدی کرنے کو غنیمت جاننا قبل اس کے کہ وہ حالات آئیں جو ان چیزوں کو ختم کردیں۔

117. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فراغت اور صحت دو ایسی نعمتیں ہیں جن کے بارے میں اکثر لوگ دھوکے اور غفلت میں ہیں۔ (181)

---

179: الكتاب المصنف في الأحاديث والآثار المعروف بمصنف ابن أبي شيبه جلد 7 صفحه 190، حدیث نمبر: 35224۔

180: التاريخ عن أبي زكريا يحيى بن معين جلد 4 صفحه 248۔

181: الكتاب المصنف في الأحاديث والآثار المعروف بمصنف ابن أبي شيبه جلد 7 صفحه 82، حدیث نمبر: 34357۔

118. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو۔

- اپنی جوانی کو اپنے بڑھاپے سے پہلے۔
- اپنی صحت کو بیماری سے پہلے۔
- اپنی تونگری کو محتاجی سے پہلے۔
- اپنی فراغت کو مشغولیت سے پہلے۔
- اپنی زندگی کو موت سے پہلے۔([182])

119. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت غُنیم بن قیس سے مروی ہے، فرماتے ہیں: ہم شروع اسلام میں ایک دوسرے کو نصیحت کرتے تھے کہ اے ابن آدم: تو نیک اعمال کر اپنی فراغت میں اپنی مشغولیت کے لئے، اپنی جوانی میں اپنے بڑھاپے کے لئے، اپنی صحت میں اپنی بیماری کے لئے، اپنی دنیا میں اپنے آخرت کے لئے، اور اپنی زندگی میں اپنی موت کے لئے۔([183])

120. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ محمد بن مسروق طوسی سے مروی ہے، کہتے ہیں کہ محمود بن حسن کو (یہ اشعار) پڑھ کر سنائے:

بَادِرْ شَبَابَكَ أَنْ يَهْرَمَا ... وَصِحَّةَ جِسْمِكَ أَنْ يَسْقَمَا

اپنی جوانی کا فائدہ اُٹھا جب تک وہ بڑھاپے میں نہ بدل جائے، اور اپنے جسم کی صحت کا فائدہ اُٹھا جب تک وہ بیماری میں نہ بدل جائے۔

وَأَيَّامَ عَيْشِكَ قَبْلَ الْمَمَاتِ ... فَمَا دَهْرُ مَنْ عَاشَ أَنْ يَسْلَمَا

---

182: السنن الکبری لنسائی جلد 10 صفحہ 400، حدیث نمبر: 11832۔

183: قصر الأمل لابن ابی دنیا صفحہ 89، حدیث نمبر: 112۔

اور موت سے پہلے اپنی زندگی کے ایام کا فائدہ اُٹھا کیونکہ جو شخص دنیا میں زندہ ہے، وہ (ہلاکت سے) محفوظ نہیں رہ سکتا۔

وَوَقْتَ فَرَاغِكَ بَادِرْ بِهِ ... لَيَالِيَ شُغْلِكَ فِي بَعْضِ مَا

اور اپنے فارغ وقت کا فائدہ اُٹھا، اور اپنی مشغولیت کے راتوں کے اوقات کو غنیمت جان کر ان سے فائدہ اُٹھا۔

وَقَدِّمْ فَكُلُّ امْرِئٍ قَادِمٌ ... عَلَى بَعْضِ مَا كَانَ قَدْ قَدَّمَا

اور (آخرت کے لئے نیک اعمال) آگے بھیج کیونکہ ہر شخص جو کچھ بھی کرے گا، وہ اسی کے مطابق نتائج پائے گا جو اُس نے پہلے کیا تھا۔ ([184])

121. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ قاضی شریح سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے کچھ ہمسایوں کو گھومتے ہوئے دیکھا، تو اُن سے پوچھا: تم لوگ کیا کر رہے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: آج ہم فارغ ہیں۔ تو قاضی شریح نے فرمایا: کیا فارغ شخص کو اسی کام کا حکم دیا گیا ہے؟ ([185]) ([186])

122. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بروز قیامت لوگوں میں سب سے زیادہ سخت حساب فارغ اور بے کار آدمی کا ہوگا۔ ([187])

---

184: بهجة المجالس وأنس المجالس، صفحه 243۔

185: کہ وہ گھومتا پھرتا رہے، بلکہ فارغ شخص کو تو اپنی آخرت کے لئے نیک اعمال کرنے چاہیے کہ اس کو موقع میسر ہے۔

186: الزهد لوکیع صفحه 651۔

187: الشكوى والعتاب وما وقع للخلان والأصحاب صفحه 130، حدیث نمبر: 347۔

123. امام خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ بن قرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: فرماتے ہیں بروز قیامت حساب دینے میں سب سے زیادہ وہ لوگ ہونگے جو صحت مند ہو کر فارغ تھے۔ ([188])

124. امام خطیب بغدادی علیہ الرحمہ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ محمد بن واسع ازدی سے مروی ہے کہ حضرت ابوالدّرداء نے حضرت سلمان کی طرف ایک خط لکھا:
ابوالدّرداء کی جانب سے سلمان کی طرف! اے میرے بھائی! اپنی صحت اور فراغت کو غنیمت سمجھ، اس سے پہلے کہ تم پر ایسی مصیبت نازل ہو جسے لوگوں میں سے کوئی بھی تم سے ٹال نہ سکے۔ ([189])

125. امام خطیب بغدادی علیہ الرحمہ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ یحییٰ بن حُمید سے مروی ہے کہ امام اوزاعی نے اپنے بھائی کی طرف ایک مکتوب لکھا: اما بعد! تمہیں ہر طرف سے گھیر لیا گیا ہے، اور حال یہ ہے کہ تمہیں ہر دن اس ذات پاک کی طرف لے جایا جا رہا ہے، لہٰذا اللہ تعالیٰ سے ڈر اور اس کے سامنے قیام کرنے سے غافل نہ رہو۔ ([190])

126. امام خطیب بغدادی علیہ الرحمہ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ عطاء بن مسلم سے مروی ہے: کہتے ہیں کہ میں حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ کے ساتھ مسجد الحرام میں بیٹھا ہوا تھا، انہوں نے فرمایا: اے عطاء! ہم یہاں بیٹھے ہیں اور دن اپنا کام کر رہا ہے۔ میں نے کہا: ان شاء اللہ میں خیر میں ہوں۔ حضرت سفیان علیہ الرحمہ نے کہا: ہاں، لیکن یہ ایک سبقت ہے۔ (جلدی میں جواب دینا ہے) راوی کہتے ہیں: پھر انہوں نے مجھ سے

188: المجالسة وجواهر العلم جلد4 صفحہ152، حدیث نمبر: 1325۔

189: المصنف عبد الرزاق، جلد10 صفحہ166، حدیث نمبر: 21096۔

190: المهروانيات = الفوائد المنتخبة الصحاح والغرائب جلد2 صفحہ871، حدیث نمبر: 106۔

کہا: اے عطاء! یقیناً مؤمن قیامت کے دن اپنے سامنے وہ سب کچھ دیکھے گا جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے جنت میں تیار کیا ہے، (لیکن اس کے باوجود) جس حالت میں وہ ہو گا اس کی شدّت اور خوف کی وجہ سے وہ یہ تمنّا کر رہا ہو گا کہ کاش کہ وہ پیدا نہ ہوتا۔ ([191])

127. امام خطیب بغدادی علیہ الرحمہ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ ابنِ سَمّاک ابو بکر النّہشلی کے پاس گیا ابو بکر النّہشلی اس وقت بازار میں تھے اور اپنے سر کے اشارے سے نماز پڑھ رہے تھے۔ ابنِ السّماک نے یہ دیکھ کر کہا: سبحان اللہ! اس حالت و منظر پر؟ (جبکہ لوگ بیع و شراء مشغول ہیں) تو ابو بکر النّہشلی نے کہا: اے ابنِ السّماک! میں تو صحیفے کو جلدی جلدی لپیٹنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ ([192])

128. امام خطیب بغدادی علیہ الرحمہ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ عبدان بن عثمان سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن مبارک کو فرماتے ہوئے سنا:

اغْتَنِمْ رَكْعَتَيْنِ زُلْفَى إِلَى اللّٰ... ـهِ إِذَا كُنْتَ رِيحًا مُسْتَرِيحَا

جب تم آرام کی حالت میں ہو، تو اللہ تعالیٰ سے قربت حاصل کرنے کے لئے دو رکعتوں کو غنیمت سمجھو۔

وَإِذَا مَا هَمَمْتَ بِالنُّطْقِ فِي الْبَا... طِلِ فَاجْعَلْ مَكَانَهُ تَسْبِيحَا

اور جب تم کسی باطل کے بارے میں بات کرنے کا ارادہ کرو، تو اس کی جگہ پر تسبیح پڑھو۔ ([193])

---

191: المجالسۃ وجواھر العلم، جلد 7 صفحہ 200، حدیث نمبر: 3100۔

192: یعنی میں زندگی کے صحیفے کو جلدی جلدی لپیٹ رہا ہوں تاکہ زندگی جلدی ختم ہو جائے اور مزید گناہوں سے محفوظ رہ سکوں۔

193: الصمت و آداب اللسان، صفحہ 289، حدیث نمبر: 655۔

129. امام خطیب بغدادی علیہ الرحمہ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ ابو احمد منصور بن محمد بن عبد اللہ الازدی ہرات میں ہمیں اپنے (یہ) اشعار سنائے:

لَاتَحْتَقِرْ سَاعَةَ مُسَاعَدَةٍ ... تَمُدُّ فِيهَا يَدَ إِلَى طَاعَةٍ

اس تقویت و سہارے کے لمحے کو کبھی حقیر مت جانو جس میں تم اپنے ہاتھ کو کسی نیکی کی طرف بڑھا رہے ہو۔

فَالْحَيُّ لِلْمَوْتِ وَالْمُنَى خُدَعٌ ... وَالْأَمْرُ مِنْ سَاعَةٍ إِلَى سَاعَةٍ

کیونکہ زندگی موت کی طرف جا رہی ہے اور آرزوئیں فریب ہیں، اور ہر امر ایک لمحے سے دوسرے لمحے تک بدل جاتا ہے۔ (194)

130. امام خطیب بغدادی علیہ الرحمہ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن محمد بن ابی الدّنیا سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے ابو عبد اللہ احمد بن ایوب نے (یہ اشعار) سنائے:

اغْتَنِمْ فِي الْفَرَاغِ فَضْلَ رُكُوعٍ ... فَعَسَى أَنْ يَكُونَ مَوْتُكَ بَغْتَةْ

فراغت کے وقت میں رکوع کی فضلیت کو بھی غنیمت سمجھ، کیونکہ ممکن ہے کہ تمہاری موت اچانک آجائے۔

كَمْ صَحِيحٍ رَأَيْتُ مِنْ غَيْرِ سُقْمٍ ... ذَهَبَتْ نَفْسُهُ الصَّحِيحَةُ فَلْتَةْ

کتنے صحت مند افراد کو میں نے دیکھا جن کو کوئی بیماری نہ تھی، اور ان کی صحت مند روح پلک جھپکتے میں نکل گئی۔ (195)

131. امام خطیب بغدادی علیہ الرحمہ روایت کرتے ہیں کہ ابو الولید سلیمان بن خَلَف بن سعد اُندلسی نے مجھے اپنے (یہ اشعار) سنائے:

---

194: مشیخۃ دانیال، صفحہ58۔

195: الزهد الكبير للبيهقي، صفحہ235، حدیث نمبر: 619۔

إِذَا كُنْتُ أَعْلَمُ عِلْمًا يَقِينًا ... بِأَنَّ جَمِيعَ حَيَاتِي كَسَاعَةٍ

جب میں یہ یقینی طور پر جانتا ہوں کہ میری پوری زندگی ایک لمحے کی مانند ہے۔

فَلِمَ لَا أَكُونُ ضَنِينًا عليهَا ... وَأَجْعَلُهَا فِي صَلَاحٍ وَطَاعَةٍ

تو پھر میں کیوں نہ اس زندگی کو بچا کر رکھوں اور اسے نیکی اور عبادت میں گزاروں؟([196])

132. امام خطیب بغدادی علیہ الرحمہ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت جنید کہتے ہیں، میں نے حضرت سری سقطی کو فرماتے ہوئے سنا:

كُلُّ يَوْمٍ قَدْ مَضَى لَا تَجِدُهُ ... فَإِذَا كُنْتَ بِهِ فَاسْتَجِدْهُ

ہر وہ دن جو گزر چکا ہے، تم اسے دوبارہ نہیں پاؤ گے، پس جب تم اس دن میں ہو، تو اس کا بہترین استعمال کرو۔

133. امام خطیب بغدادی علیہ الرحمہ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ سعید بن سالم سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ روح بن زنباع ایک دن گرم موسم میں مکہ اور مدینہ کے درمیان کسی جگہ پر قیام کے لئے اُترے اور اپنا کھانا قریب کر کے کھانے لگے۔ تو اتنے میں (وہاں) پہاڑ سے ایک چرواہا نیچے اُترا، روح بن زنباع نے اسے کہا آؤ کھانا کھاؤ۔ چرواہے نے کہا: میں روزہ دار ہوں۔ روح نے پوچھا: "کیا تم اس شدید گرمی میں روزہ رکھتے ہو؟ چرواہے نے کہا: کیا میں اپنے دنوں کو ایسے ہی چھوڑ دوں کہ وہ باطل چیزوں میں رہ کر ضائع ہو جائیں؟ (یہ سُن کر) روح بن زنباع نے شعر پڑھنا شروع کیا:

لَقَدْ ضَنِنْتَ بِأَيَّامِكَ يَا رَاعٍ ... إِذْ جَادَ بِهَا رَوْحُ بْنُ زِنْبَاعٍ

اے چرواہے! تم نے اپنے دنوں کے ساتھ کنجوسی کر کے (ان کو ضائع ہونے سے بچایا)،

196: تاریخ دمشق جلد22 صفحہ629۔

جبکہ روح بن زنباع نے ان دنوں کے ساتھ سخاوت کر کے ان کو ضائع کر دیا۔(197)

134. امام خطیب بغدادی علیہ الرحمہ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن محمد بن عبید سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں اہل علم میں سے ایک شخص نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک قوم نے ایک شخص کو ایک سخت گرم دن میں کھانے کے لیے بلایا۔ اس شخص نے جواب دیا: میں روزہ دار ہوں۔ تو انہوں نے کہا: کیا تم ایسے دن میں روزہ رکھتے ہو؟ اس پر وہ شخص کہنے لگا: تو کیا میں اپنے دنوں کو ضائع کر دوں؟(198)

135. امام خطیب بغدادی علیہ الرحمہ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ ابو بکر بن ابی الدنیا سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں اہل علم میں سے ایک شخص نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک قوم نے ایک شخص کو کھانے کے لیے بلایا۔ اس شخص نے جواب دیا: میں روزہ دار ہوں۔ انہوں نے کہا: آج روزہ توڑ دو کل روزہ رکھ لینا، وہ شخص کہنے لگا میرے لئے کون کل کے دن کی ضمانت دے گا (کہ میں کل کے دن کو پالوں گا)؟(199)

136. امام خطیب بغدادی علیہ الرحمہ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن معتز سے مروی ہے، کہتے ہیں کہ موقعہ موجودہ کو غنیمت جانو، اور کل کا انتظار نہ کرو کیونکہ کل کے دن کے بارے میں کوئی ضامن نہیں ہوتا۔

137. امام خطیب بغدادی علیہ الرحمہ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ اپنے والد مکرم سیدنا امام حسین

---

197: شعب الایمان، جلد 5 صفحہ 426، حدیث نمبر: 3663۔

198: قصر الأمل لابن ابی دنیا، صفحہ 118، حدیث نمبر: 169۔

199: شعب الایمان جلد 3 صفحہ 418، حدیث نمبر: 3953۔

رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور امام حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مولی علی کرم اللہ وجہہ کہا کرتے تھے جس دن میں جو ہدایت ملے اسی کے مطابق ہر دن کے لئے عمل نیک کرو۔

138. امام خطیب بغدادی علیہ الرحمہ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ ہشام سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ حفصہ بنت سیرین کہتی تھی کہ اے نوجوانوں! عمل کرو، کیونکہ عمل کا وقت جوانی میں ہی ہوتا ہے۔([200])

139. امام خطیب بغدادی علیہ الرحمہ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ عبید اللہ بن محمد بن حفص قرشی سے مروی ہے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: حکماء میں سے ایک شخص نے اپنے نوجوان بھائی کو خط لکھا: اما بعد! اکثر جو لوگ مرجاتے ہیں ان میں میں نے نوجوانوں کو دیکھا ہے، اور یہ اس بات کی نشانی ہے بوڑھے لوگ کم ہیں۔([201])

140. امام خطیب بغدادی علیہ الرحمہ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ ضحاک بن مزاحم سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں: عمل کرنے کی سکت نہ ہونے سے پہلے عمل کرلو، کیونکہ میں آج عمل کرنا چاہتا ہوں لیکن اب مجھے اس کی استطاعت نہیں ہے۔

141. امام خطیب بغدادی علیہ الرحمہ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ محمد بن اشکاب الصِّفار سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ داود طائی کے اہل میں سے ایک

---

200: جگر گوشہ امام احمد رضا خان مفتی اعظم ہند مصطفی خان رضا علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:
رضایت کے یہی دن ہے بڑھاپے میں کہاں ہمت ‏ ‏ ‏ جو کرنا ہے ابھی کرلو ابھی نوری جواں تم ہو

201: لہذا جوانی ہی آخرت کے لئے عمل کرو یہ مت سوچو کہ بڑھاپے میں عمل کریں گے، کیا پتا کہ جوانی میں ہی موت آجائے۔

شخص نے مجھ سے بیان کیا: کہتے ہیں کہ میں نے کہا: یاابو سلیمان، تم نے ہمارے اور اپنے درمیان رشتہ اور تعلّق کو پہچان لیا ہے، تو مجھے نصیحت کیجئے۔ اس پر وہ رو پڑے اور پھر کہا: اے میرے بھائی! یاد رکھو کہ دن اور رات مراحل ہیں جنہیں لوگ مرحلہ وار طے کرتے ہیں، یہاں تک کہ اپنے سفر کے آخر تک پہنچتے ہیں۔ اگر تم ہر دن میں ایک مرحلہ بڑھا سکتے ہو تو تمہیں یہ کوشش ضرور کرنی چاہیے، کیونکہ سفر کا اختتام قریب ہے اور معاملات تو اس سے زیادہ جلدی وقوع پذیر ہو رہے ہیں۔ پس اپنے سفر کے لیے سامان تیار کر لو، اور اپنے معاملات کو حل کر لو کہ معاملات اچانک تمہارے پاس آئیں گے۔ اور میں کسی کو نہیں جانتا جو اس معاملے میں مجھ سے زیادہ غافل ہو گا۔ پھر آپ اُٹھے اور مجھے چھوڑ کر چلے گئے۔

142. امام خطیب بغدادی علیہ الرحمہ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ عمر بن محمد بن احمد نے مجھے اپنے اشعار سنائے:

أَنْتَ فِي غَفْلَةِ الْأَمَلِ ... لَسْتَ تَدْرِي مَتَى الْأَجَلْ

تم امیدوں کی غفلت میں ہو، تم یہ نہیں جانتے کہ تمہاری موت کب آئے گی۔

لَا تَغُرَّنْكَ صِحَّةٌ ... فَهِيَ مِنْ أَوْجَعِ الْعِلَلْ

صحت و تندرستی تمہیں دھوکہ نہ ڈال دے (کیونکہ) یہ صحت بھی بیماری کے کئی تکالیف میں سے ایک تکلیف ہے۔

كُلُّ نَفْسٍ لِيَوْمِهَا ... صُبْحَةٌ تَقْطَعُ الْأَمَلْ

ہر جان کے دن کے لئے ایک صبح ہے جو اُمیدوں کو ختم کر سکتی ہے۔

فَاعْمَلِ الْخَيْرَ وَاجْتَهِدْ ... قَبْلَ أَنْ تُمْنَعَ الْعَمَلْ

پس تم اچھے عمل کرو اور جدوجہد کرو، اس سے پہلے کہ تمہیں عمل کرنے سے روک دیا جائے۔[202]

143. امام خطیب بغدادی علیہ الرحمہ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن محمد اشعری المدینی مجھے اپنے اشعار سنائے:

مَضَى أَمْسُكَ الْمَاضِي شَهِيدًا مُعَدَّلًا ... وَأَصْبَحْتَ فِي يَوْمٍ عَلَيْكَ شَهِيدُ

تمہارا گزرا ہوا کل تمہارے لیے مناسب گواہ ہے اور آج کا دن تمہارے اوپر گواہ ہے۔

فَإِنْ كُنْتَ بِالْأَمْسِ اقْتَرَفْتَ إِسَاءَةً ... فَثَنِّ بِإِحْسَانٍ وَأَنْتَ حَمِيدُ

اگر تم نے کل کسی برائی کا ارتکاب کیا تھا تو (آج) اچھائی سے اس کا بدل دو، (تاکہ) تم تعریف کے قابل بن سکو۔

وَلَا تُرْجِ فِعْلَ الْخَيْرِ يَوْمًا إِلَى غَدٍ ... لَعَلَّ غَدًا يَأْتِي وَأَنْتَ فَقِيدُ

اور (کبھی بھی) آج کے بہتر کام کو کل پر مت ٹالو، ممکن ہے کہ کل آجائے اور تم (دنیا میں) موجود نہ ہو۔

فَيَوْمُكَ إِنْ أَعْتَبْتَهُ عَادَ نَفْعُهُ ... عَلَيْكَ وَمَاضِي الْأَمْسِ لَيْسَ يَعُودُ

اگر تم اپنے آج کے دن کو بہتر کر لو تو وہ تمہارے لیے فائدہ مند ہوگا، لیکن گزرا ہوا کل تمہارے لیے واپس نہیں آسکتا۔[203]

امام خطیب بغدادی علیہ الرحمہ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ ولید بن صالح سے مروی ہے، وہ ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ اس آدمی کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: جس کے دو دن یکساں

---

202 : تاریخ دمشق جلد 18 صفحہ 114

203 : کلام اللیالی والأیام لابن ابی دنیا، صفحہ 23۔

ہوں وہ نقصان میں ہے۔ اور جس کا کل اس کے دو دنوں سے بدتر ہو، وہ لعنتی ہے۔ اور جو اپنے نفس کے نقصان کو نہ پہچانے تو وہ نقصان کی طرف جا رہا ہے۔ اور جو نقصان کی طرف جا رہا ہو تو اس کے لیے موت بہتر ہے۔[204]

## باب(نمبر 11)

## ٹال مٹول کرنے کی مذمت میں باب

1. امام خطیب بغدادی علیہ الرحمہ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ ابو الجوزاء سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی کے فرمان "كَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا "[205](اس کا کام حد سے گزر گیا) میں فرط سے مراد ٹال مٹول کرنا ہے۔
2. امام خطیب بغدادی علیہ الرحمہ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ ابو اسحاق سے مروی ہے، کہتے ہیں کہ قبیلہ عبد القیس کے ایک شخص کو کسی نے کہا: مجھے نصیحت کیجئے تو اس نے نصیحت کرتے ہوئے کہا: لفظِ سَوْفَ (یعنی ٹال مٹول) سے بچو۔[206][207]

---

204: المصنوع فی معرفۃ الحدیث الموضوع صفحہ173۔

205: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَ اصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ الْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَ لَا تَعْدُ عَیْنٰكَ عَنْهُمْۚ-تُرِیْدُ زِیْنَةَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَاۚ-وَ لَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَ اتَّبَعَ هَوٰىهُ وَ كَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا۔(الکہف: 28)

اور اپنی جان ان سے مانوس رکھو جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کی رضا چاہتے اور تمہاری آنکھیں انہیں چھوڑ کر اور پر نہ پڑیں کیا تم دنیا کی زندگی کا سنگار (زینت) چاہو گے اور اس کا کہنا نہ مانو جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے چلا اور اس کا کام حد سے گزر گیا۔ (یعنی وہ ٹال مٹول سے کام لینے لگ گیا)

206: یعنی جب کسی کام کو کرنے کا کہا جائے تو یہ مت کہوں جی کروں گا یا کل کروں گا ان جیسے الفاظ کہنے سے بچو۔

207: قصر الأمل لابن ابی دنیا صفحہ140، حدیث نمبر: 207۔

3. امام خطیب بغدادی علیہ الرحمہ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام حسن بصری سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ ٹال مٹول سے بچو، کیونکہ تمہارے لئے صرف آج کا دن ہے کل کا دن نہیں ہے۔ اگر کل کا دن تمہارے لیے ہو، تو جس طرح آج کے دن عقل مندی سے کام لیا ویسے ہی کل کے دن میں عقل مندی سے کام لینا، اور اگر کل کا دن تمہیں نصیب نہ ہو، تو آج کے دن جن کاموں میں تم نے کوتاہی کی ہے ان پر تمہیں شرمندگی نہیں ہوگی۔([208])

4. امام خطیب بغدادی علیہ الرحمہ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ ابو الجلد سے مروی ہے، کہتے ہیں کہ میں بعض کتابوں میں پڑھا ہے کہ لفظِ سَوف (یعنی ٹال مٹول کرنا) شیطان کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے۔

5. امام خطیب بغدادی علیہ الرحمہ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم بن بشار سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے یوسف بن اسباط نے بیان کیا: کہتے ہیں کہ محمد بن سَمُرہ السائح نے مجھے ایک خط لکھ کر بھیجا (جس کے الفاظ یہ ہیں) اے میرے بھائی! تمہیں اپنی جان پر ٹال مٹول کرنے کی عادت کو دور رکھنا چاہئے اور اسے اپنے دل میں جگہ نہ دینا۔ کیونکہ یہ کمزوری کی جگہ اور تباہی کی پناہ گاہ ہے، اور اسی سے اُمیدیں ٹوٹتی ہیں اور اسی میں زندگی کی مدت بھی ختم ہو جاتی ہے۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تم اپنے ارادو کو بدل دوں گے اور اپنی خواہش کو پورا کرو گے۔ اپنے بدن سے اس ہلاکت کو نکال کر پھینکو دو جس کا تمہیں کوئی فائدہ نہیں، اگر دوبارہ اس ٹال مٹول والی عادت کو اپناؤ گے تو تمہاری جان تمہارے بدن سے کچھ نفع حاصل نہیں کر سکے گی۔

---

208: الزھد لھناد بن السَّرِی جلد1 صفحہ289، حدیث نمبر: 502۔

اے میرے بھائی!(نیک کام کی طرف) سبقت کرو اور جلدی کرو کیونکہ (وگرنہ) تمہارے ساتھ جلدی و سبقت کی جاسکتی ہے (مراد موت ہے) جتنی جلدی ہو سکے کام کرو کیونکہ یہ معاملہ سنجیدہ ہے۔ اپنی نیند سے جاگ جاؤ اور اپنی غفلت سے جاگ جاؤ، اور ان تمام کامون کو یاد کرو جو تم نے ماضی میں کئے، اور جن کو تم نے چھوڑا یا جن میں کوتاہی کی۔ اور وہ بھی یاد کرو جو تم نے گناہ کئے یا نیک اعمال کئے کیونکہ یہ سب تمہاری زندگی کا حصہ ہیں اور تمہیں ان کا حساب دینا ہے۔ اس وقت تمارے اعمال کا حساب تم سے لیا جائے گا یا تم خوش ہو گے جو تم نے کیا یا پھر اپنی کوتاہیوں پر شرمندگی محسوس کروگے۔ ([209])

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور توفیق سے اور نبی کریم ﷺ کی نظر عنایت سے اکیس (21) جنوری 2025 بروز منگل بوقت شام 10:06 بمطابق بیس (20) رجب المرجب 1446ھ کو اس کتاب کا ترجمہ اپنے اختتام کو پہنچا۔ اللہ تعالیٰ مصنف علیہ الرحمہ کے درجات بلند و بالا فرمائے اور ان کے علم کا فیض ہمیں عطا فرمائے اور اس کام کو اپنی بارگاہ میں مقبول فرما اس کو میری بخشش کا ذریعہ بنائے اس کتاب کے صدقے مجھے اور تمام قارئین کو اپنے علم پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

خویدم العلم: محمد الیاس رضا۔

---

209: قصر الأمل لابن ابی دنیا صفحہ 142، حدیث نمبر: 214۔

# مصادر و مراجع

1: القرآن الکریم

2: سنن الترمذی لأبي عیسی محمد بن عیسی بن سورة الترمذی (۲۰۹ ـ ۲۷۹ ھ) الناشر: دار الرسالة العالمیة الطبعة: الأولی، ۱۴۳۰ ھ ـ ۲۰۰۹ م

3: الجامع لأخلاق الراوی و آداب السامع لأبي بکر أحمد بن علی بن ثابت بن أحمد بن مهدی الخطیب البغدادی (ت ۴۶۳ ھ) الناشر: مکتبة المعارف الریاض

4: حلیة الأولیاء و طبقات الأصفیاء لأبي نعیم أحمد بن عبد الله الأصبهاني (ت ۴۳۰ ھ) الناشر: مطبعة السعادة ـ بجوار محافظة مصر

عام النشر: ۱۳۹۴ ھ ـ ۱۹۷۴ م

4: کتاب: مجمع الزوائد و منبع الفوائد لأبي الحسن نور الدین علی بن أبي بکر بن سلیمان الهیثمی (ت ۸۰۷ ھ) الناشر: مکتبة القدسی، القاهرة عام النشر: ۱۴۱۴ ھ، ۱۹۹۴ م

5: جمع الجوامع المعروف بـ «الجامع الکبیر» لجلال الدین السیوطی (۸۴۹ ـ ۹۱۱ ھ) الناشر: الأزهر الشریف، القاهرة ـ جمهوریة مصر العربیة الطبعة: الثانیة، ۱۴۲۶ ھ ـ ۲۰۰۵ م

6: شعب الإیمان لأبي بکر أحمد بن الحسین البیهقی (۳۸۴ ـ ۴۵۸ ھ) الناشر: مکتبة الرشد للنشر و التوزیع بالریاض الطبعة: الأولی، ۱۴۲۳ ھ ـ ۲۰۰۳ م

7: المدخل إلی السنن الکبری لأبي بکر البیهقی (ت ۴۵۸ ھ) الناشر: دار الخلفاء للکتاب الإسلامی ـ الکویت

8: الزهد و الرقائق لابن المبارک المروزی (ت ۱۸۱ ھ)، من روایة الحسین المروزی قام بنشره: محمد عفیف الزعبی، بإذن خطی من محققه حبیب الرحمن الأعظمی، ووکیل مجلس إحیاء المعارف بـ(مالیگاون) ناسک (الهند)

9: قوت القلوب في معاملة المحبوب ووصف طریق المرید إلی مقام التوحید لمحمد بن علی بن عطیة الحارثی، أبو طالب المکی (ت ۳۸۶ ھ) الناشر: دار الکتب العلمیة ـ بیروت، لبنان الطبعة: الثانیة، ۱۴۲۶ ھ ـ ۲۰۰۵ م

10: الترغیب و الترهیب لإسماعیل بن محمد بن الفضل بن علی القرشی الطلیحی التیمی الأصبهاني، أبو القاسم، الملقب بقوام السنة (ت ۵۳۵ ھ) الناشر: دار الحدیث ـ القاهرة الطبعة: الأولی ۱۴۱۴ ھ ـ ۱۹۹۳ م

11: المدخل إلی السنن الکبری لأبي بکر البیهقی (ت ۴۵۸ ھ) الناشر: دار الخلفاء للکتاب الإسلامی ـ الکویت

12: المنتظم في تاریخ الأمم و الملوک لجمال الدین أبو الفرج عبد الرحمن بن علی بن محمد الجوزی (ت

۵۹۷ھ) الناشر: دار الكتب العلمية، بيروت الطبعة: الأولى، ۱۴۱۲ ھـ ـ ۱۹۹۲ م

13: جامع الأحاديث (ويشتمل على جمع الجوامع للسيوطي والجامع الأزهر وكنوز الحقائق للمناوي، والفتح الكبير للنبهاني) لعبد الرحمن بن أبي بكر، جلال الدين السيوطي (ت ۹۱۱ھ) الكتاب مرقم آليا غير موافق للمطبوع

14: الكتاب المصنف في الأحاديث والآثار لأبي بكر عبد الله بن محمد بن أبي شيبة الكوفي العبسي (ت ۲۳۵ھ) الناشر: (دار التاج ـ لبنان)، (مكتبة الرشد ـ الرياض)، (مكتبة العلوم والحكم ـ المدينة المنورة) الطبعة: الأولى، ۱۴۰۹ ھـ ـ ۱۹۸۹ م

15: مسند ابن الجعد لعلي بن الجَعْد بن عبيد الجَوْهَري البغدادي (ت ۲۳۰ھ) الناشر: مؤسسة نادر — بيروت الطبعة: الأولى، ۱۴۱۰ ـ ۱۹۹۰

16: تاريخ مدينة دمشق، لأبي القاسم علي بن الحسن ابن هبة الله بن عبد الله الشافعي المعروف بابن عساكر (۴۹۹ھ ـ ۵۷۱ھ) الناشر: دار الفكر للطباعة والنشر والتوزيع عام النشر: ۱۴۱۵ ھـ ـ ۱۹۹۵ م

17: جامع بيان العلم وفضله لأبي عمر يوسف بن عبد البر (ت ۴۶۳ھ) الناشر: دار ابن الجوزي — السعودية الطبعة: الأولى، ۱۴۱۴ ھـ ـ ۱۹۹۴ م

18: حلية الأولياء وطبقات الأصفياء لأبي نعيم أحمد بن عبد الله الأصبهاني (ت ۴۳۰ ھ) الناشر: مطبعة السعادة ـ بجوار محافظة مصر عام النشر: ۱۳۹۴ ھـ ـ ۱۹۷۴ م

19: مسند ابن أبي شيبة لأبي بكر بن أبي شيبة، عبد الله بن محمد بن إبراهيم بن عثمان بن خواستي العبسي (ت ۲۳۵ھ) الناشر: دار الوطن ـ الرياض الطبعة: الأولى، ۱۹۹۷ م

20: مرآة الزمان في تواريخ الأعيان لشمس الدين أبو المظفر يوسف بن قِزْأُوغلي بن عبد الله المعروف بـ «سبط ابن الجوزي» (۵۸۱ ـ ۶۵۴ ھ) الناشر: دار الرسالة العالمية، دمشق — سوريا الطبعة: الأولى، ۱۴۳۴ ھـ ـ ۲۰۱۳ م

21: فوائد أبي القاسم الحرفي لعبد الرحمن بن عبيد الله بن عبد الله ابن محمد، أبو القاسم الحربي الحُرْفي (ت ۴۲۳ھ) الناشر: الدار الأثرية الطبعة: الأولى، ۲۰۰۷ م

22: الأوائل لابن أبي عاصم لأبي بكر بن أبي عاصم وهو أحمد بن عمرو بن الضحاك بن مخلد الشيباني (ت ۲۸۷ھ) الناشر: دار الخلفاء للكتاب الإسلامي ـ الكويت

23: تاريخ الإسلام ووفيات المشاهير والأعلام لشمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن

قَايْماز الذهبي (ت ٧٤٨هـ) الناشر: دار الكتاب العربي، بيروت الطبعة: الثانية، ١٤١٣ هـ - ١٩٩٣ م

24: صفة الصفوة لجمال الدين أبو الفرج عبد الرحمن بن علي بن محمد الجوزي (ت ٥٩٧هـ) الناشر: دار الحديث، القاهرة، مصر الطبعة: ١٤٢١هـ/٢٠٠٠م

25: البداية والنهاية لأبي الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير القرشي البصري ثم الدمشقي (ت ٧٧٤هـ) الناشر: دار هجر للطباعة والنشر والتوزيع والإعلان الطبعة: الأولى، ١٤١٨ هـ - ١٩٩٧ م سنة النشر: ١٤٢٤هـ / ٢٠٠٣م

26: مسند إسحاق بن راهويه لأبي يعقوب إسحاق بن إبراهيم بن مخلد بن إبراهيم الحنظلي المروزي المعروف بـ ابن راهويه (ت ٢٣٨هـ) الناشر: مكتبة الإيمان - المدينة المنورة الطبعة: الأولى، ١٤١٢ - ١٩٩١

27: موسوعة التفسير المأثور الناشر: مركز الدراسات والمعلومات القرآنية بمعهد الإمام الشاطبي - دار ابن حزم - بيروت الطبعة: الأولى، ١٤٣٩ - ٢٠١٧

28: سنن سعيد بن منصور (ت ٢٢٧هـ) الناشر: دار الصميعي للنشر والتوزيع الطبعة: الأولى، ١٤١٧هـ - ١٩٩٧م

29: الزهد لمحمد بن إدريس بن المنذر بن داود بن مهران الحنظلي الرازي (ت ٢٧٧هـ) الناشر: دار أطلس للنشر والتوزيع، الرياض - السعودية الطبعة: الأولى، ١٤٢١ هـ - ٢٠٠٠ م

30: تغليق التعليق على صحيح البخاري لأبي الفضل أحمد بن علي بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلاني (ت ٨٥٢هـ) الناشر: المكتب الإسلامي، دار عمار - بيروت، عمان - الأردن الطبعة: الأولى، ١٤٠٥

31: فضائل القرآن للقاسم بن سلام لأبي عُبيد القاسم بن سلاّم بن عبد الله الهروي البغدادي (ت ٢٢٤هـ) الناشر: دار ابن كثير (دمشق - بيروت) الطبعة: الأولى، ١٤١٥ هـ - ١٩٩٥ م

32: سير أعلام النبلاء لشمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي (ت ٧٤٨ هـ) الناشر: مؤسسة الرسالة الطبعة: الثالثة، ١٤٠٥ هـ - ١٩٨٥ م

33: مختصر تاريخ دمشق لابن عساكر لمحمد بن مكرم بن على، أبو الفضل، جمال الدين ابن منظور الانصاري الرويفعى الإفريقى (ت ٧١١هـ) دار النشر: دار الفكر للطباعة والتوزيع والنشر، دمشق - سوريا الطبعة: الأولى، ١٤٠٢ هـ - ١٩٨٢م

34: شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة لأبي القاسم هبة الله بن الحسن بن منصور الطبري الرازي اللالكائي (ت ٤١٨هـ) الناشر: دار طيبة - السعودية الطبعة: الثامنة، ١٤٢٣هـ / ٢٠٠٣م

35: الحجة في بيان المحجة وشرح عقيدة أهل السنة لإسماعيل بن محمد بن الفضل بن علي القرشي الطليحي

التيمي الأصبهاني، أبو القاسم، الملقب بقوام السنة (ت ٥٣٥ هـ) الناشر: دار الراية - السعودية / الرياض الطبعة: الثانية، ١٤١٩هـ - ١٩٩٩م

36: كتاب الزهد الكبير لأحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني، أبو بكر البيهقي (ت ٤٥٨هـ) الناشر: مؤسسة الكتب الثقافية – بيروت الطبعة: الثالثة، ١٩٩٦

37: من سؤالات أبي بكر أحمد بن محمد بن هانئ الأثرم أبا عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل لأبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني (ت ٢٤١هـ) الناشر: دار البشائر الإسلامية – بيروت الطبعة: الأولى، ١٤٢٥هـ - ٢٠٠٤م.

38 بُغْيَة الطَّلَب في تاريخ حلب لكمال الدين عمر بن أحمد بن هبة الله العقيلي الحلبي ابن العديم (ت ٦٦٠) الناشر: مؤسسة الفرقان للتراث الإسلامي - مركز دراسات المخطوطات الإسلامية، لندن – إنجلترا الطبعة: الأولى، ١٤٣٨هـ - ٢٠١٦م

39: طبقات الحنابلة لأبي الحسين، محمد بن أبي يعلى الناشر: مطبعة السنة المحمدية – القاهرة عام النشر: ١٣٧١هـ - ١٩٥٢م

40: مسند إبراهيم بن أدهم الزاهد لأبي عبد الله محمد بن إسحاق بن محمد بن يحيى بن مَنْدَه العبدي (ت ٣٩٥هـ) الناشر: مكتبة القرآن - القاهرة

41: بستان العارفين لأبي زكريا محيي الدين يحيى بن شرف النووي (ت ٦٧٦هـ) الناشر: دار الريان للتراث

42: محاسبة النفس لابن أبي الدنيا لأبي بكر عبد الله بن محمد بن عبيد بن سفيان بن قيس البغدادي الأموي القرشي المعروف بابن أبي الدنيا (ت ٢٨١هـ) الناشر: دار الكتب العلمية، بيروت الطبعة: الأولى، ١٤٠٦ هـ - ١٩٨٦م

43: الزهد لابن أبي الدنيا لأبي بكر عبد الله بن محمد بن عبيد بن سفيان بن قيس البغدادي الأموي القرشي المعروف بابن أبي الدنيا (ت ٢٨١هـ) الناشر: دار ابن كثير، دمشق الطبعة: الأولى، ١٤٢٠هـ - ١٩٩٩م

44: الزهد لمحمد بن إدريس بن المنذر بن داود بن مهران الحنظلي الرازي (ت ٢٧٧هـ) الناشر: دار أطلس للنشر والتوزيع، الرياض – السعودية الطبعة: الأولى، ١٤٢١هـ - ٢٠٠٠م

45: المجالسة وجواهر العلم لأبي بكر أحمد بن مروان بن محمد الدينوري القاضي المالكي (ت ٣٣٣ هـ) الناشر: جمعية التربية الإسلامية (البحرين - أم الحصم)، دار ابن حزم (بيروت - لبنان) الطبعة: الأولى،

١٤١٩هـ ـ ١٩٩٨م

46: : قصر الأمل لأبي بكر عبد الله بن محمد بن عبيد بن سفيان بن قيس البغدادي الأموي القرشي المعروف بابن أبي الدنيا (ت ٢٨١هـ) الناشر: دار ابن حزم ـ لبنان / بيروت الطبعة: الثانية، ١٤١٧هـ ـ ١٩٩٧م

47: بهجة المجالس وأنس المجالس لأبي عمر يوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر بن عاصم النمري القرطبي (ت ٤٦٣هـ)

48: : الزهد لوكيع لأبي سفيان وكيع بن الجراح بن مليح بن عدي بن فرس بن سفيان بن الحارث بن عمرو ابن عبيد بن رؤاس الرؤاسي (ت ١٩٧هـ) الناشر: مكتبة الدار، المدينة المنورة الطبعة: الأولى، ١٤٠٤هـ ـ ١٩٨٤م

49: الشكوى والعتاب وما وقع للخلان والأصحاب لعبد الملك بن محمد بن إسماعيل أبو منصور الثعالبي (ت ٤٢٩هـ) الناشر: المجلس الوطني للثقافة والفنون والآداب الطبعة: الأولى، ١٤٢١هـ ـ ٢٠٠٠م

50: المصنف لأبي بكر عبد الرزاق بن همام الصنعاني الناشر: دار التأصيل الطبعة: الثانية، ١٤٣٧هـ ـ ٢٠١٣م

51: المهروانيات = الفوائد المنتخبة الصحاح والغرائب لأبي القاسم يوسف بن محمد بن أحمد بن محمد بن أحمد المهرواني، الهمذاني (المتوفى: ٤٦٨هـ) الناشر: الجامعة الإسلامية بالمدينة المنورة ـ عمادة البحث العلمي الطبعة: الأولى، ١٤٢٢هـ ـ ٢٠٠٢م

52: الصمت وآداب اللسان لأبي بكر عبد الله بن محمد بن عبيد بن سفيان بن قيس البغدادي الأموي القرشي المعروف بابن أبي الدنيا (ت ٢٨١هـ) الناشر: دار الكتاب العربي — بيروت الطبعة: الأولى، ١٤١٠

53 مشيخة دانيال — مخطوط لدانيال بن منكلي بن صرفا ضياء الدين أبو الفضائل التركماني الشافعي المقرئ قاضي الكرك (ت ٦٩٦هـ)

54: الزهد الكبير لأحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني، أبو بكر البيهقي (ت ٤٥٨هـ) الناشر: مؤسسة الكتب الثقافية ـ بيروت الطبعة: الثالثة، ١٩٩٦

55: كلام الليالي والأيام لأبي بكر عبد الله بن محمد بن عبيد بن سفيان بن قيس البغدادي الأموي القرشي المعروف بابن أبي الدنيا (ت ٢٨١هـ) الناشر: دار ابن حزم، بيروت — لبنان الطبعة: الأولى، ١٤١٨هـ ـ ١٩٩٧م

56: المصنوع في معرفة الحديث الموضوع (الموضوعات الصغرى) لعلي بن (سلطان) محمد، أبو الحسن نور الدين الملا الهروي القاري (ت ١٠١٤هـ) الناشر: مؤسسة الرسالة — بيروت الطبعة: الثانية، ١٣٩٨هـ

57: الزهد لأبي عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني (ت ٢٤١هـ) الناشر: دار الكتب العلمية، بيروت — لبنان الطبعة: الأولى، ١٤٢٠ هـ ـ ١٩٩٩ م

58: الموسوعة الحديثية الشاملة بين الواقع والمأمول لعبد الملك بن بكر قاضي الناشر: مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف بالمدينة المنورة

59: الكامل في ضعفاء الرجال لأبي أحمد بن عدي الجرجاني (ت ٣٦٥ هـ) الناشر: الكتب العلمية ـ بيروت ـ لبنان الطبعة: الأولى، ١٤١٨ هـ ١٩٩٧ م

60 : مسند الإمام أحمد بن حنبل لإمام أحمد بن حنبل (١٦٤ ـ ٢٤١ هـ) الناشر: مؤسسة الرسالة الطبعة: الأولى، ١٤٢١ هـ ـ ٢٠٠١ م

61: فيض القدير شرح الجامع الصغير لزين الدين محمد المدعو بعبد الرؤوف بن تاج العارفين بن علي بن زين العابدين الحدادي ثم المناوي القاهري (ت ١٠٣١هـ) الناشر: المكتبة التجارية الكبرى — مصر الطبعة: الأولى، ١٣٥٦

62: الفوائد المنتقاة والغرائب الحسان عن الشيوخ الكوفيين رواية: محمد بن علي بن الحسن بن عبد الرحمن العلوي، الكوفي، أبو عبد الله (ت ٤٤٥هـ) لمحمد بن علي بن عبد الله بن محمد بن رحيم الشامي الساحلي، أبو عبد الله الصوري (ت ٤٤١هـ) الناشر: دار الكتاب العربي ـ بيروت الطبعة: الأولى، ١٤٠٧

63: الفردوس بمأثور الخطاب المعروف لسنن دارمي لشيرويه بن شهردار بن شيرويه بن فناخسرو، أبو شجاع الديلمي الهمذاني (ت ٥٠٩هـ) الناشر: دار الكتب العلمية — بيروت الطبعة: الأولى، ١٤٠٦ هـ ـ ١٩٨٦ م

64: الزهد لأبي السري هنّاد بن السري بن مصعب بن أبي بكر بن شبر بن صعفوق بن عمرو بن زرارة بن عدس بن زيد التميمي الدارمي الكوفي (ت ٢٤٣هـ) الناشر: دار الخلفاء للكتاب الإسلامي — الكويت الطبعة: الأولى، ١٤٠٦

65: السيرة النبوية لعبد الملك بن هشام بن ايوب الحميري المعافري ابو محمد جمال الدين الناشر: شركة الطباعة الفنية المتحدة

# العروة في الحج والعمرة

# فتاویٰ حج وعمرہ

مولف

حضرت علامہ ڈاکٹر مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ العالی

(شیخ الحدیث جامعۃ النور ورئیس دارالافتاء جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان)

مرتب

حضرت علامہ مولانا محمد عرفان قادری ضیائی مدظلہ العالی

(ناظم اعلیٰ جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان)

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

# جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان کی سرگرمیاں

## مدارسِ حفظ وناظرہ (للبنین، للبنات)

**جمعیت اشاعتِ اہلسنّت**
کے تحت صبح، دوپہر اور رات کو حفظ وناظرہ کے مختلف مدارس لگائے جاتے ہیں جہاں قرآنِ پاک حفظ وناظرہ کی تعلیم مفت دی جاتی ہے۔

## درسِ نظامی (للبنین، للبنات)

**جمعیت اشاعتِ اہلسنّت**
کے تحت صبح، دوپہر اور رات کے اوقات میں ماہر اساتذہ کی زیرِ نگرانی درسِ نظامی کی کلاسیں لگائی جاتی ہیں۔

## تخصص فی الفقہ الإسلامی

**جمعیت اشاعتِ اہلسنّت**
کے تحت رات کے اوقات میں ماہر اساتذہ کی زیرِ نگرانی تخصص فی الفقہ الإسلامی کی کلاسیں لگائی جاتی ہیں۔

## دار الإفتاء

**جمعیت اشاعتِ اہلسنّت**
کے تحت مسلمانوں کے روزمرہ کے مسائل میں دینی رہنمائی کے لئے عرصہ دراز سے دار الإفتاء بھی قائم ہے۔

## مفت سلسلۂ اشاعت

**جمعیت اشاعتِ اہلسنّت**
کے تحت ایک مفت اشاعت کا سلسلہ بھی شروع ہے جس کے تحت ہر ماہ مُتعدد علماء اہلسنّت کی کتابیں مفت شائع کرکے تقسیم کی جاتی ہیں۔ خواہش مند حضرات نور مسجد سے رابطہ کریں۔

## کُتب لائبریری

**جمعیت اشاعتِ اہلسنّت**
کے تحت ایک لائبریری بھی قائم ہے جس میں مختلف علماء کرام کے نادر ونایاب مخطوطات، عربی و اردو کُتب مطالعہ کے لئے دستیاب ہیں۔

## روحانی پروگرام

**جمعیت اشاعتِ اہلسنّت**
کے تحت ہر اتوار عصر تا مغرب ختمِ قادریہ اور خصوصی دعا۔ تسکینِ روح اور تقویتِ ایمان کے لئے شرکت کریں۔

## النور اکیڈمی

**جمعیت اشاعتِ اہلسنّت**
کے تحت دینی و دنیاوی تعلیم کے حَسین امتزاج سے اپنے بچّوں اور بچیوں کو مزین کریں۔ صبح کے اوقات میں رابطہ فرمائیں۔

## درسِ شفاء شریف

**جمعیت اشاعتِ اہلسنّت**
کے تحت خواتین کے لئے ہر پیر و منگل صبح دس سے گیارہ بجے درس ہوتا ہے جس میں شرکت کے لئے صبح کے اوقات میں رابطہ فرمائیں۔